

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اِلَيْهِ يَرْدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ اَكْثَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهِ وَلَا يَوْمُ يُنَادِيهِمْ اَيْنَ شُرَكَائِيَ قَالُوْا اِذْ نَكَتَ مَا مِمَّا مِنْ شَهِيدٍ ۝۳۷

آیات ۴۷ تا ۴۸

شرک کرنے کا حسرتناک انجام

اِلَيْهِ يَرْدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ	اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے قیامت کا علم
وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ اَكْثَامِهَا	اور نہیں نکلتے کسی قسم کے پھل اپنے غلافوں سے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى	اور نہیں اٹھاتی حمل کوئی بھی مونث
وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهِ	اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم سے
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ	اور اُس روز وہ پکارے گا انہیں
اَيْنَ شُرَكَائِيَ	کہاں ہیں میرے شریک؟
قَالُوْا اِذْ نَكَتَ	وہ کہیں گے ہم بتا چکے ہیں تجھے
مَا مِمَّا مِنْ شَهِيدٍ ۝۳۷	نہیں ہے ہم میں سے کوئی گواہ۔
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ	اور غائب ہو جائیں گے اُن سے جنہیں وہ پکارتے تھے اس

سے پہلے	
اور وہ سمجھ لیں گے نہیں ہے اُن کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ۔	وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِنْ مَّجِيْصٍ ۝۳۸

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اُسے تو ہر شے کا علم ہے۔ یہاں تک کہ وہ جانتا ہے کہ کس خوشہ سے کیسا پھل نکلے گا اور کسی مونٹ کے رحم میں کیا ہے اور وہ کب اُسے جہنم دینے والی ہے؟ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ مشرکین سے پوچھے گا کہ کہاں ہیں وہ ہستیاں جنہیں تم نے میرا شریک قرار دیا تھا؟ مشرکین اپنے شرک کے جرم کا انکار کریں گے۔ اب اُن کا کوئی خود ساختہ معبود، اُن کی مدد کو نہ آئے گا۔ پھر وہ جان لیں گے کہ اب عذاب سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

### آیات ۴۹ تا ۵۱

اکثر انسان ناشکرے اور بے صبرے ہیں

نہیں اکتاتا انسان بھلائی مانگنے سے	لَا يَسْتَمِعُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ
اور اگر آپہنچے اُسے کوئی برائی	وَ اِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ
تو بہت مایوس، ناامید ہوتا ہے۔	فَيَعْوِسُ قَنُوْطٌ ۝۴۹
اور اگر ہم چکھائیں اُسے رحمت اپنے پاس سے	وَلَيْنِ اَذْقَنُهٗ رَحْمَةً مِّنَّا
اُس تکلیف کے بعد جو پہنچی اُسے	مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاءٍ مَّسَّتْهُ
تو وہ ضرور کہے گا یہ میرے لیے ہے	لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ
اور میرا خیال نہیں کہ قیامت قائم ہوگی	وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قٰاِبَةً
اور اگر بالفرض مجھے لوٹایا گیا اپنے رب کی طرف	وَلَيْنِ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّيْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک میرے لیے ہے اُس کے پاس یقیناً بھلائی	إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ
پس ہم ضرور بتائیں گے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا وہ سب جو انہوں نے کیا	فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا
اور ہم ضرور چکھائیں گے انہیں ایک سخت عذاب میں سے۔	وَلَنَذِقْنَهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۵
اور جب بھی ہم انعام فرماتے ہیں انسان پر	وَإِذَا أُنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ
تو وہ رخ پھیر لیتا ہے اور موڑ لیتا ہے اپنا پہلو	أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ
اور جب پہنچتی ہے اُسے کوئی تکلیف تو وہ ہوتا ہے لمبی چوڑی دعا والا۔	وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَوَدُّ دُعَاءَ عَرِيضٍ ۝۶

اکثر انسان اللہ تعالیٰ سے کثرت سے بھلائیاں مانگتے ہیں اور اگر وہ آزمائش کے لیے انہیں کوئی تکلیف پہنچادے تو انتہائی مایوس اور ناامید ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر وہ تکلیف دور کر دے اور رحمت سے نواز دے تو اُس رحمت کو اپنا حق سمجھتے ہیں اور اُسے اپنے حق پر ہونے کی علامت قرار دیتے ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہے اور وہ ہمیں قیامت میں بھی خوب عطا فرمائے گا۔ عنقریب ان ناشکروں کو اُن کے طرزِ عمل کی بدترین سزا مل کر رہے گی۔ اُن کا طرزِ عمل یہ تھا کہ جب بھی انہیں نعمتیں ملتی، وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور احکامات سے غافل ہو جاتے۔ اس کے برعکس اگر کوئی مصیبت آتی تو اُس سے طویل طویل دعائیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر بجالانے اور اگر کوئی آزمائش آہی جائے تو اُس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۲ تا ۵۴

قرآن حکیم کی حقانیت واضح ہو کر رہے گی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اے نبی! فرمائیے کیا تم نے دیکھا اگر ہوا یہ قرآن اللہ کی طرف سے	قُلْ اَدْعَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
پھر تم نے انکار کیا اس کا	تُمْ كَفَرْتُمْ بِهِ
کون زیادہ گمراہ ہوگا اُس سے جو بہت دور کی مخالفت میں ہے۔	مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شَقَاۡقٍۭ بَعِيۡدٍ ﴿۵۲﴾
جلد ہی ہم دکھائیں گے انہیں اپنی نشانیاں اطراف میں	سَنُرِيْهُمۡ اٰیٰتِنَاۤ فِي الْاَفَاقِ
اور خود ان کی ذات میں بھی	وَفِيۤ اَنْفُسِهِمۡ
یہاں تک واضح ہو جائے گا ان کے لیے	حَتّٰی يَتَّبِعِنَّ لَہُمْ
کہ یہ قرآن ہی حق ہے	اِنَّہُ الْحَقُّ
اور کیا کافی نہیں ہے آپ کا رب کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔	اَوْ لَمْ يَكْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾
سن لو! بلاشبہ وہ شک میں ہیں اپنے رب سے ملنے کے بارے میں	اَلَا اِنَّہُمْ فِیۡ مِرَیۡۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّہُمْ
سن لو! بے شک وہ ہر چیز کا احاطہ کرنے والا ہے۔	اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾

قرآن حکیم اللہ سبحانہ تعالیٰ کا کلام برحق ہے۔ اس حقیقت کا انکار وہی لوگ کر رہے ہیں جو کھلم کھلا ضد اور ہٹ دھرمی پر ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کائنات اور خود انسان کے وجود میں لوگوں کو ایسی نشانیاں دکھائے گا جو قرآن حکیم کی دی ہوئی خبروں کے عین مطابق ہوں گی۔ تب لوگوں پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن حکیم کی ہر بات حق اور سچی ہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور وہ اُس کی نگرانی میں اُسی کے حکم سے کام کر رہی ہے، جبکہ قرآن حکیم اُس کا کلام ہے۔ ان دونوں میں تضاد کیسے ممکن ہے؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قرآنِ حکیم ہی نے آخرت میں اُس کے سامنے تمام انسانوں کی حاضری کی خبر دی ہے۔ مخالفین اس خبر کو نہیں مانتے اور اسی لیے یہ سرکشی کر رہے ہیں۔ جلد ہی یہ خبر بھی سچی ثابت ہوگی اور مخالفین اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں جو ابد ہی کا یقین عطا فرمائے اور اُس روز کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ شوریٰ

غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنے کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں یہ مضمون بڑے تاکیدی اسلوب میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرو اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے حوالے سے اختلاف کر کے جدا جدا نہ ہو جاؤ۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۹ تا ۹۱ عظمتِ باری تعالیٰ
- آیات ۱۰ تا ۲۶ غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنے کی تاکید
- آیات ۲۷ تا ۳۵ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور قدرتیں
- آیات ۳۶ تا ۴۳ غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف
- آیات ۴۴ تا ۴۸ غلبہ دین کی جدوجہد سے گمبیز کرنے والوں کا انجام
- آیات ۴۹ تا ۵۳ عظمتِ باری تعالیٰ

## آیات ۱ تا ۶

## عظمتِ باری تعالیٰ

ح۔ میم۔	حَمَّ ①
عین۔ سین۔ قاف۔	عَسَقَ ②
اے نبی! اسی طرح وحی کرتا ہے آپ کی طرف	كَذَلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ
اور اُن کی طرف جو آپ سے پہلے تھے	وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ②	وہ اللہ جو زبردست، کمال حکمت والا ہے۔
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ	اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
وَمَا فِي الْأَرْضِ	اور جو کچھ زمین میں ہے
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ③	اور وہی بے حد بلند، بڑی عظمت والا ہے۔
تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَّقَطُّنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ	قریب ہیں کہ آسمان پھٹ جائیں اپنے اوپر سے
وَالْبَلَدِ كُتٌ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	اور فرشتے تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ	اور بخشش مانگتے ہیں اُن کے لیے جو زمین میں ہیں
إِلَّا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ⑤	سن لو! بے شک اللہ ہی بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ	اور جنہوں نے بنا لیے ہیں اللہ کے سوا سرپرست
اللَّهُ حَفِیْظٌ عَلَيْهِمْ	اللہ ہی نگران ہے اُن پر بھی
وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ①	اور نہیں ہیں آپ اُن پر ذمہ دار۔

نبی اکرم ﷺ پر قرآن حکیم اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے وحی کیا ہے جو زبردست اور حکمت والی ہے۔ کائنات کی ہر شے اُسی کے اختیار میں ہے۔ وہ ذات انتہائی بلند و بالا اور بے مثال عظمتوں کی حامل ہے۔ جب اُس ذات کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا ہے تو آسمان غضب ناک ہو کر جوش سے پھٹ پڑنے کے قریب ہوتے ہیں لیکن یہ فرشتے ہیں کہ جن کی اہل زمین کے لیے مہلت کی التجا اور دعائے مغفرت ایسا نہیں ہونے دیتی۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی دعا قبول فرماتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے اور رحم فرمانے والا ہے۔ البتہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

شرک کرنے والے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں اور وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری صرف اور صرف اُن کو سمجھانا ہے، راہ راست پر لانا نہیں۔

## آیات ۷ تا ۹

رسول ﷺ کے ذمہ ہے پہنچانا اور اللہ کے ذمہ ہے حساب لینا

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا	اور اسی طرح ہم نے وحی کیا ہے نبی! آپ کی طرف عربی قرآن
لِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ	تاکہ آپ خبردار کریں بستیوں کے مرکز (مکہ والوں) کو
وَمَنْ حَوْلَهَا	اور اُن لوگوں کو جو اس کے ارد گرد ہیں
وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجُمُعِ لَا رَيْبَ فِيهِ	اور خبردار کریں اُس جمع کرنے کے دن سے، نہیں کوئی شک جس میں
فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ	ایک گروہ ہوگا جنت میں
وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝	اور ایک گروہ ہوگا بھڑکتی ہوئی آگ میں۔
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً	اور اگر چاہتا اللہ ضرور بنا دیتا انہیں ایک امت
وَلَكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ	لیکن وہ داخل کرتا ہے اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے
وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝	اور جو ظالم ہیں، نہیں ہے اُن کے لیے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔
أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ	کیا انہوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا سرپرست؟



فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ	سواللہ ہی اصل سرپرست ہے
وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى	اور وہی زندہ کرے گامردوں کو
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ①	اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر اپنا کلام زبان عربی میں نازل فرمایا ہے۔ اب نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے کہ اہل مکہ اور اطراف میں بسنے والوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام اُن کی زبان میں پہنچادیں اور اُنہیں آخرت کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کریں۔ پھر یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ جسے چاہے گاہدایت دے گا اور اُسے دنیا و آخرت میں اپنی رحمت میں داخل فرمادے گا۔ اس کے برعکس جو ظالم ہیں اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ جہنم کا نوالہ بنیں گے۔ شرک یعنی ظلم کرنے والے جان لیں کہ اُن کے لیے روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی یا مددگار نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی مردوں کو زندہ کرے گا، اُسی کے سامنے سب کو اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے پیش ہونا ہے اور ہر انسان کے انجام کا فیصلہ بھی اُسی نے کرنا ہے۔ خیر اسی میں ہے کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، اُسی کو معبود مان کر اُس کی فرمانبرداری اختیار کی جائے۔

### آیات ۱۰ تا ۱۲

#### حاکم اللہ تعالیٰ ہی کو تسلیم کرو

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ	اور جو تم نے اختلاف کیا کسی چیز میں
فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ	تو اُس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے
ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّي	وہی اللہ میرا رب ہے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ	اُسی پر میں نے بھروسہ کیا
وَالَيْهِ أُنِيبُ ①	اور اُسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
اُس نے بنائے تمہارے لیے تمہاری جنس سے جوڑے	جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
اور جانوروں سے بھی جوڑے	وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا
وہ پھیلاتا ہے تمہیں (جہان میں)	يَذُرْكُمْ فِيْهِ
نہیں ہے اُس کی مثال کی مانند کوئی شے	لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ
اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔	وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱
اور اُسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لیے چاہتا ہے	يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ
اور تنگ کرتا ہے (جس کے لیے چاہے)	وَيَقْدِرُ
بے شک وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔	اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۲

ان آیات میں ہدایت دی گئی کہ اپنے جملہ معاملات اور نزاعات میں اللہ تعالیٰ ہی کو حاکم مانو اور اُسی کے فیصلوں کو تسلیم کرو اس لیے کہ:

- i۔ ہمارا خالق، مالک اور پروردگار وہی ہے۔
- ii۔ مشکلات میں ہم اُسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں
- iii۔ آسمانوں اور زمین کا خالق وہی ہے۔
- iv۔ اُسی نے ہماری تسکین کے لیے ہمارے جوڑے بنائے۔
- v۔ اُسی نے ہمیں کئی قسم کے فائدے پہنچانے کے لیے چوپایوں کے جوڑے بنائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

vi۔ اُسی نے ہمیں زمین کے وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لیے کئی خطوں میں پھیلا دیا۔

vii۔ وہی سب کچھ سننے دیکھنے والا ہے۔ اُس کی تو مثال جیسی ہستی بھی کوئی نہیں۔ گویا اللہ جیسا ہونا تو ممکن ہی نہیں اگر بفرض محال اللہ کا کوئی مثل ہوتا تو اُس جیسا بھی کوئی نہ ہوتا۔

viii۔ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے اُسی کے دست قدرت میں ہیں۔

ix۔ وہی ہے جو کسی کا رزق وسیع کر دیتا ہے اور کسی کا محدود۔ بلاشبہ وہ ہر ایک کی ضرورت اور حال سے واقف ہے۔

### آیت ۱۳

#### اقامت دین کا حکم

اللہ نے قانون بنایا ہے تمہارے لیے دین میں وہی، اُس نے وصیت کی تھی جس کی نوحؑ کو	شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ
اور جس کی ہم نے وحی کی اے نبی! آپؐ کی طرف	
اور ہم نے وصیت کی جس کی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو	
کہ قائم کرو دین کو	
اور نہ جدا جدا ہو جاؤ اس میں	
بھاری ہے مشرکوں پر وہ بات آپؐ بلاتے ہیں انہیں جس کی طرف	
اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جسے چاہتا ہے	

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيبُ ﴿١٢﴾

اور ہدایت دیتا ہے اپنی طرف اُسے جو رجوع کرتا ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دین کو قائم و نافذ کریں اور اس عظیم مقصد کے حوالے سے اختلاف کر کے جدا جدا نہ ہوں۔ اقامت دین کی جدوجہد تمام مسلمانوں کا مشترکہ مشن ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مشن کے لیے بھیجا تھا سیدنا نوحؑ، سیدنا ابراہیمؑ، سیدنا موسیٰؑ اور سیدنا عیسیٰؑ کو۔ پھر یہی مشن مقرر کیا گیا نبی اکرم ﷺ کے لیے۔ اُمت مسلمہ کے لیے اعزاز ہے کہ اُسے وہی ذمہ داری دی گئی جو ذمہ داری اس سے قبل جلیل القدر رسولوں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ اقامت دین یعنی اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ عادلانہ دین قائم کرنا ہر طرح کے مشرکین کو بہت ناگوار ہے۔ خواہ وہ سیاسی مشرک ہوں جنہوں نے اپنی حکمرانی قائم کر کے لوٹ مار مچا رکھی ہو یا مذہبی مشرک جو جھوٹے معبودوں کے تصورات دے کر لوگوں سے نذرانے وصول کر رہے ہوں۔ ایسے ظالم اقامت دین کے مشن کی بھرپور مخالفت کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد کرے گا۔ جس کے دل میں حق کی سچی طلب اور تڑپ ہوگی اُسے اس مشن سے وابستہ کر دے گا اور جسے پسند کرے گا اُسے بھی اس مشن میں شریک کر کے اس عظیم کارِ خیر کو تقویت دے گا۔

## آیت ۱۲

اہل کتاب کے اختلاف کی وجہ... ضد، تکبر اور مفادات

وَمَا تَفْقَهُواْ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ	اور وہ جدا جدا نہیں ہوئے مگر اس کے بعد کہ آپ کا تھا اُن کے پاس صحیح علم
بَغْيًا بَيْنَهُمْ	آپس کی ضد کی وجہ سے
وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ	اور اگر نہ ہوتی وہ بات جو پہلے سے طے ہو چکی ہے آپ کے رب کی طرف سے
اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى	ایک مقرر وقت تک

لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ	تو یقیناً فیصلہ کر دیا جاتا اُن کے درمیان
وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكُتُبَ مِنْ بَعْدِهِمْ	اور بے شک وہ لوگ جو وارث بنائے گئے کتاب کے اُن کے بعد
لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَرِيِبٌ ۝۱۳	یقیناً ایسے شک میں ہیں کتاب کے حوالے سے جو بے چین کرنے والا ہے۔

اہل کتاب نبی اکرم ﷺ کی دعوت اور اُن کے مشن کی حقانیت سے بخوبی واقف تھے۔ اُن کی مخالفت کی وجہ محض ضد، تکبر اور ذاتی مفادات کا تحفظ تھا۔ اُنہیں حسد تھا کہ آخری نبی ﷺ کا ظہور بنی اسمعیل میں کیوں ہو گیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی دعوت کے فروغ اور اُن کے مشن کی کامیابی کو اپنی مذہبی چودھراہٹ کے لیے خطرہ محسوس کرتے تھے۔ اُن کی اس مخالفت کے منفی اثرات عوام پر پڑ رہے تھے۔ جب وہ دیکھتے تھے کہ انبیاء اور اللہ کی کتابوں کو ماننے والے باہم مخالفت کر رہے ہیں تو انہیں انبیاء اور اللہ کی کتابوں کے حوالے سے شکوک و شبہات لاحق ہو رہے تھے۔ وہ ان ذرائع سے ملنے والی تعلیمات ہی پر شبہات وارد کر رہے تھے۔ آج بھی مسلک کی بنیاد پر جھگڑے عام لوگوں میں دین کی تعلیمات پر اعتماد کے ختم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ کسی مسلک کو ترجیح دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن عوام میں اس کی تبلیغ مناسب نہیں۔

### آیت ۱۵

#### اقامت دین کے مشن پر ڈٹے رہو

فَلِذَلِكَ فَادُعْ	سو اسی کی طرف پھر اے نبی! دعوت دیجئے
وَأَسْتَقِمَّ كَمَا أُمِرْتُ	اور ڈٹے رہیئے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ	اور پیروی مت کیجئے اُن کی خواہشات کی
وَقُلْ أَمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ	اور فرمائیے میں تو ایمان لایا ہوں اُس پر جو نازل فرمایا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہے اللہ نے کتاب میں سے	
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عدل کروں تمہارے درمیان	وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ
اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب ہے	اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ
ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال	لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
کوئی جھگڑا نہیں ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان	لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ
اللہ جمع کرے گا آپس میں ہمیں	اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا
اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔	وَالْيَهُ الْهَاصِرُ ⑩

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو ہدایت دی گئی کہ وہ مخالفت کی پرواہ نہ کریں، اقامت دین کی جدوجہد پر ڈٹے رہیں اور دوسروں کو بھی اس مشن میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں۔ لوگوں کے مخالفانہ دباؤ کو خاطر میں نہ لائیں اور نہ ہی اُن کی خواہشات کی پیروی کریں۔ اُن سے کہہ دیں کہ قرآن حکیم پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ اس کی تعلیمات کو نافذ کر کے عدل کا نظام جاری و ساری کیا جائے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل قائم کروں۔ اگر کوئی اس مشن میں ہمارا ساتھ نہیں دے رہا بلکہ مخالفت کر رہا ہے تو وہ جان لے کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور اُس کے اعمال اُس کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا رب ہے اور وہ ہمیں روز قیامت جمع کرے گا۔ وہاں جا کر فیصلہ ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے اور کون حق کا دشمن ہے؟

### آیت ۱۶

اقامت دین کی جدوجہد سے گریز کرنے کا انجام

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ	اور جو لوگ حجت بازی کرتے ہیں اللہ (کے دین) کے بارے میں
مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ	اس کے بعد کہ قبول کی چاچکی ہے اُس کی دعوت
حُبَّتْهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اُن کی دلیل باطل ہے اُن کے رب کے نزدیک
وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ	اور اُن پر غضب ہے
وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾	اور اُن کے لیے شدید عذاب ہے۔

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ ایسے لوگوں کا کوئی عذر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں جو اقامت دین کی جدوجہد سے گریز کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے اُن کی ہر دلیل باطل اور بے بنیاد ہے۔ اُن کے سامنے ایسے جواں مرد موجود ہیں جو اقامت دین کے عظیم مشن کے لیے مال و جان کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اس مشن سے گریز کرنے والوں اور اس کی مخالفت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو کر رہے گا اور وہ شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔

### آیات ۱۷ تا ۱۸

#### نزول کتاب اور شریعت کا مقصد

اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ	اللہ وہ ہے جس نے نازل کی ہے کتاب حق کے ساتھ اور میزان (عادلانہ شریعت)
وَمَا يَذُرِّيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾	اور اے نبی! آپ کیا جانیں شاید قیامت قریب ہی ہو۔
يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا	جلدی مانگتے ہیں اُسے وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے اُس پر
وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا	اور جو ایمان لائے ہیں وہ ڈرنے والے ہیں اُس سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ	اور وہ جانتے ہیں کہ وہ حق ہے
إِلَّا إِنَّ الَّذِينَ يُبَارُونَ فِي السَّاعَةِ	اور سن لو! بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں قیامت کے بارے میں
لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۱۸	وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ایک مقصد کے تحت نازل کی ہے اور اس کے ذریعہ عادلانہ شریعت دی ہے۔ کتاب اور شریعت کا عطا کیا جانا محض حصولِ ثواب یا ایصالِ ثواب کے لیے نہیں بلکہ مقصد ہے کتاب و شریعت کی تعلیمات پر عمل اور اُن کا نفاذ۔ جو لوگ ایسا نہیں کر رہے وہ آگاہ ہو جائیں کہ عنقریب قیامت آنے والی ہے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ میں نے تمہیں کتاب و شریعت کے ذریعہ جو علم دیا تم نے اُس پر کہاں تک عمل کیا اور اُس کے نفاذ کے لیے کیا کوشش کی؟ اس حقیقت کا احساس کر کے سچے اہل ایمان ڈرتے رہتے ہیں۔ البتہ آخرت اور اُس میں جو ابد ہی کے حوالے سے وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔

### آیت ۱۹

گھبراؤ نہیں! اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ	اللہ بہت نرمی کرنے والا ہے اپنے بندوں کے حق میں
يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ	وہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۱۹	وہی بہت قوت والا، بہت زبردست ہے۔

اقامتِ دین کی جدوجہد کی مخالفت کی شدت کا تصور کر کے انسان گھبراتا ہے۔ پھر اس راہ میں مال و جان کی قربانیوں کا خیال بھی انسان کے لیے آگے بڑھنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں تسلی دے رہا ہے کہ وہ بندوں کا مددگار ہے۔ اُن کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



ضرورتوں اور مصلحتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ تم ہمت کر کے اُس کی راہ میں جدوجہد کا آغاز کرو۔ وہ وہاں سے مدد فرمائے گا جہاں سے تم گمان بھی نہیں کر سکتے۔ بے شک وہ بڑی قوت والا اور انتہائی زبردست ہے۔

### آیت ۲۰

طلب گار کس کے ہو؟ دنیا کے یا آخرت کے؟

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ	جو کوئی چاہتا ہے آخرت کی کھیتی
نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ	ہم اضافہ کرتے ہیں اُس کے لیے اُس کی کھیتی میں
وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا	اور جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی کھیتی
نُؤْتِهِ مِنْهَا	ہم دے دیں گے اُسے اُس میں سے
وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيبٍ ۝	اور نہیں ہوگا اُس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ۔

اس آیت میں دنیا داروں کے لیے لرزادینے والا مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلان فرما رہے ہیں کہ جو فرد آخرت کا طلب گار ہوگا اُس کے لیے آخرت کے اجر میں خوب سے خوب اضافہ کیا جائے گا۔ البتہ جو بد نصیب دنیا کا طلب گار ہوگا اُسے دنیا میں سے کچھ مل جائے گا لیکن آخرت میں اُسے کچھ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے جملہ معاملات میں آخرت کو ہی مطلوب و مقصود بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۱ تا ۲۳

نام نہاد پیشواؤں کے احکامات کی پیروی کیوں؟

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ	کیا اُن کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے قانون بنایا ہو اُن کے لیے دین میں
---	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ	نہ اجازت دی ہو جس کی اللہ نے
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ	اور اگر نہ ہوتی فیصلہ شدہ بات
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ	یقیناً فیصلہ کر دیا جاتا انکے درمیان
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۲۱	اور بے شک جو ظالم ہیں اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔
تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا	تم دیکھو گے ظالموں کو کہ ڈرنے والے ہوں گے اُس سے جو انہوں نے کمایا
وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ	حالانکہ اُس کا وبال پڑنے والا ہے اُن پر
وَالَّذِينَ آمَنُوا	اور وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور انہوں نے عمل کیے اچھے
فِي رَوْضَةٍ الْجَنَّةِ	وہ جنت کے باغات میں ہوں گے
لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اُن کے لیے ہے جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس
ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝۲۲	اور یہی بہت بڑا فضل ہے۔
ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا	یہ ہے جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے اُن بندوں کو جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور جنہوں نے عمل کیے اچھے
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا	اے نبی! فرمائیے میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر

مگر خیر خواہی کرنا قرابت داری میں	إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی
اور جو کمائے گائیکی	وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً
ہم اضافہ کریں گے اُس کے لیے اُس نیکی میں خوبی کا	نَزِدْ لَهُ فِيْهَا حَسَنًا
بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا قدر دان ہے۔	إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۲﴾

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعہ دین حق اور عادلانہ شریعت عطا فرمادی۔ ان آیات میں مشرکین سے دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی ایسی ہے جسے کوئی دوسری شریعت دینے کا حق اور اختیار حاصل ہو؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام ٹھہرانے کا فیصلہ کر سکتی ہے؟ پھر آخر مشرکین نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے برخلاف اپنے نام نہاد پیشواؤں کے احکامات کی پیروی کیوں اختیار کر لی؟ یہ ظالم اگر باز نہ آئے تو انہیں اپنے مشرکانہ اعمال کی بدترین سزا ملے گی۔ ایسی سزا جسے دیکھ کر ہی اُن کے ہوش اڑ جائیں گے۔ اس کے برعکس سچے مومن جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت پر عمل کیا اور اس کے نفاذ کے حوالے سے قربانیاں دی ہوں گی، ایسے باغات میں ہوں گے جہاں اُن کی ہر خواہش کی تسکین ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مکہ والوں کو صاف بتادیں کہ میں تبلیغ دین کا تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔ یہ تو قرابت داری کی محبت ہے جس کی وجہ سے میں تمہاری مخالفت کے باوجود تمہیں درد مندی سے سمجھا رہا ہوں۔ جو میری دعوت قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے اعمال کا کئی گنا بڑھا کر شاندار بدلہ عطا فرمائے گا۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور بہترین قدر دان ہے۔

### آیت ۳۲

کیا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے؟

امْرُؤٌ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلٰی اللّٰهِ كَذْبًا	کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے گھڑ لیا ہے اللہ پر جھوٹ
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَإِنْ يَشَأْ اللَّهُ يُخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ	سواگر چاہے اللہ مہر کر دے اے نبی! آپ کے دل پر
وَيَسُخِّ اللَّهُ الْبَاطِلَ	اور مٹاتا ہے اللہ باطل کو
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ	اور سچا ثابت کر دیتا ہے حق کو اپنے ارشادات سے
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۲۳	بے شک وہ خوب جاننے والا ہے جو کچھ سینوں میں ہے۔

مشرکین مکہ کہتے تھے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ سیدنا محمد ﷺ نے اسے خود سے بنالیا ہے۔ مشرکین مکہ دیگر معبودوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا معبود مانتے تھے۔ کیا انہیں اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت اور بے انتہا قوت پر ایمان نہیں؟ اگر کوئی شخص اپنی بنائی ہوئی بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے گا تو اللہ اُس کے دل پر مہر لگا کر اُسے ایسا کرنے سے محروم کر دے گا۔ پھر وہ جھوٹ کی حقیقت کو واضح کر دے گا اور اُس کے مقابلہ میں سچ نازل فرما کر اُس کی سچائی ثابت کر دے گا۔ قرآن حکیم بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کا برحق کلام ہے اور اُس کا حق ہونا روز بروز نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق اور فضل سے اس کی تبلیغ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

### آیات ۲۵ تا ۲۶

### دعائیں کن کی قبول ہوتی ہیں؟

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ	اور وہی ہے (اللہ) جو قبول فرماتا ہے توبہ اپنے بندوں کی
وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ	اور درگزر فرماتا ہے برائیوں سے
وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝۲۵	اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔
وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا	اور قبول کرتا ہے دعائیں اُن کی جو ایمان لے آئے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور جنہوں نے عمل کیے اچھے
وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ	اور زیادہ دیتا ہے انہیں اپنے فضل سے
وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿۳۱﴾	اور جو کافر ہیں اُن کے لیے شدید عذاب ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ بندوں پر بہت مہربان ہے۔ اُن کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور اُن کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اُن کے ہر عمل سے واقف ہے اور ہر نیکی کا اجر ضرور عطا فرمائے گا۔ البتہ دعائیں وہ اُنہی کی قبول فرماتا ہے جو اُس کی پکار پر لبیک کہہ کر ایمان لائیں اور اُس کی رضا کی خاطر مال و جان کی قربانیاں دے کر اچھے اعمال کریں۔ گویا جو اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اُس کی دعا پوری فرماتا ہے اور اُسے اپنے فضل سے مزید نوازتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ایمان ہی نہیں لاتے یا ایمان لانے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے احکامات سے پہلو تہی کر کے عملی کفر کا مظاہرہ کرتے ہیں، اُن کے لیے دعائوں کی قبولیت تو دور کنار بلکہ شدید عذاب ہے۔

آیات ۲۷ تا ۲۹

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور قدر تیں

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ	اور اگر کشادہ کر دیتا اللہ رزق اپنے بندوں کے لیے
لَبَغَّوْا فِي الْأَرْضِ	تو یقیناً وہ سرکشی کرنے لگتے زمین میں
وَلَكِنْ يُنْزِلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ	لیکن وہ نازل فرماتا ہے ایک انداز سے جتنا چاہتا ہے
إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿۳۲﴾	بے شک وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔
وَهُوَ الَّذِي يُنْزِلُ الْغَيْثَ	اور وہی ہے جو نازل فرماتا ہے بارش
مِّنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا	اس کے بعد کہ وہ ناامید ہو چکے ہوتے ہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ	اور (وہی) پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت
وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۲۸﴾	اور وہی مددگار، سب خوبیوں والا ہے۔
وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا
وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ	اور وہ جو اُس نے پھیلا دیئے ہیں ان دونوں میں جانداروں میں سے
وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿۲۹﴾	اور وہ ان کو جمع کرنے پر، جب چاہے، پوری طرح قادر ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہر انسان کی ضرورت اور حال سے واقف ہے اور اُسی کے مطابق اُسے رزق دیتا ہے۔ بارش کے ذریعہ پانی کے ذخائر کی فراہمی اور رزق کی پیداوار بندوں کے لیے اُس کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ بلاشبہ وہی انسان کا بہترین خیر خواہ ہے اور وہی شکر و تعریف کے لائق ہے۔ جب رازق وہ ہے تو پھر اُسی کی اطاعت اور اُسی کے احکامات کا نفاذ ہماری ذمہ داری ہے۔ زمین اور آسمان اُس کی قدرت کی دو بڑی نشانیاں ہیں۔ پھر ان دونوں میں پیدا کی جانے والی مخلوقات اُس کی قدرت کا بہت بڑا شاہکار ہیں۔ جس اللہ تعالیٰ نے ان مخلوقات کو پیدا کر کے پھیلا دیا ہے وہ ان سب کو روز قیامت جمع کرنے پر بھی قادر ہے۔

### آیات ۳۰ تا ۳۱

### آفات انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ	اور جو پہنچتی ہے تمہیں کوئی مصیبت
فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ	تو وہ ہوتی ہے اُس کی وجہ سے جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ②	اور اللہ در گزر فرمادیتا ہے بہت سے گناہوں سے۔
وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ	اور نہیں ہو تم بے بس کرنے والے (اللہ کو) زمین میں
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ③	اور نہیں ہے تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ ہی کوئی مددگار۔

ان آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ انسانوں پر جو بھی آفات اور مصائب آتے ہیں وہ اُن کے بعض گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ البتہ بہت سے گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ پھر انسانوں کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ حفاظتی تدابیر کے ذریعہ خود کو اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آفات سے بچا سکیں۔ اُس کے سامنے سب عاجز اور بے بس ہیں۔ مشرکین کے خود ساختہ معبود بھی اُس کے مقابلے میں اُن کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام آفات و مصائب سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۲ تا ۳۵

#### بحری جہاز... اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ④	اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تیرنے والے جہاز سمندر میں جیسے ہوں پہاڑ۔
إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ	اگر وہ چاہے تو روک دے ہوا
فَيُظْلَمْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ	تو وہ رہ جائیں کھڑے ہوئے، سمندر کی پشت پر
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ⑤	بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو بڑا صبر کرنے والا بڑا شکر گزار ہو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یا بتاہ کر دے انہیں اُن گناہوں کی وجہ سے جو اُنہوں نے کمائے	اَوْ يُوبِقْهُمْ بِمَا كَسَبُوا
اور وہ درگزر فرما دیتا ہے بہت سے گناہوں سے۔	وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۝۳۲
اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جو جھگڑا کرتے ہیں ہماری آیات میں	وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا
نہیں ہے اُن کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ۔	مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيصٍ ۝۳۵

یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے انسانوں کو پہاڑوں جیسے بڑے بڑے سمندری جہاز بنانے کا ہنر سکھایا۔ ایک دور ایسا بھی تھا کہ جب یہ جہاز ہوائوں کے دوش پر چلتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہوائوں کو روک دیتا اور وہ جہاز حرکت نہ کر سکتے۔ اسی طرح اگر وہ ہوا کی رفتار تیز کر دیتا تو سمندر میں ایسا طوفان آتا کہ جہاز اُس میں ڈوب جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والوں پر یہ حقیقت نہ صرف واضح بلکہ طاری ہو جاتی کہ انہیں اُس کے مقابلہ میں بچانے والا کوئی نہیں۔ بلاشبہ ان حقائق میں نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور مصائب پر صبر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نشانیوں سے اپنی معرفت اور احسانِ مندی کی روش اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۶ تا ۳۹

اقامتِ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے کسی چیز میں سے	فَمَا أَوْتِيتُمْ مِّنْ شَيْءٍ
سو وہ سامانِ عیش ہے دنیا کی زندگی کا	فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے	وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اُن کے لیے جو ایمان لائے	لِّلَّذِينَ اٰمَنُوْا
اور جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔	وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۱﴾
اور وہ لوگ ہیں جو بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے	وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبِيْرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ
اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔	وَ اِذَا مَا غَضِبُوْهُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾
اور جو مانتے ہیں حکم اپنے رب کا	وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ
اور قائم کرتے ہیں نماز	وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ
اور اُن کا معاملہ طے ہوتا ہے باہم مشورے سے	وَ اَمْرُهُمْ شُورٰی بَيْنَهُمْ
اور اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے انہیں خرچ کرتے ہیں	وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۳﴾
اور وہ کہ جب بھی واقع ہوتی ہے اُن پر زیادتی	وَالَّذِينَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔	هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

ان آیات میں اقامت دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے ۹ اوصاف بیان کئے گئے ہیں :

- i۔ وہ دنیا کی عارضی اور کم تر نعمتوں کے مقابلہ میں آخرت کی دائمی اور برتر نعمتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔
- ii۔ وہ اپنے اسباب کی قلت سے مایوس نہیں ہوتے اور باطل کی قوت و کثرت و وسائل سے مرعوب نہیں ہوتے بلکہ اُن کا مکمل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔

iii۔ وہ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

iv۔ وہ غصے یا جذبات کی شدت سے کوئی اقدام نہیں کرتے بلکہ ان کیفیات میں مخالفین سے درگزر کرتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

v۔ وہ اپنے رب کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہیں اور اُس کی فرمانبرداری میں جان و مال کی بازی لگا دیتے ہیں۔

vi۔ وہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے اور مدد حاصل کرنے کے لیے نماز قائم کرتے ہیں۔

vii۔ وہ باہمی معاملات مشوروں کے ذریعے طے کرتے ہیں۔

viii۔ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول اور نفوس کے تزکیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔

xi۔ جب اُن پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ اُس کا بدلہ لیتے ہیں۔

آیات ۴۰ تا ۴۳

برائی کا بدلہ لینے والوں پر کوئی الزام نہیں

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	اور برائی کا بدلہ برائی ہے اُس جیسی
فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ	پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۴۰	بے شک وہ پسند نہیں کرتا ظالموں کو۔
وَلَمَنِ اتَّصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ	اور یقیناً جس نے بدلہ لیا اپنے اوپر ظلم کے بعد
فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ ۴۱	تو یہ وہ لوگ ہیں جن پر کوئی ملامت نہیں۔
إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ	بے شک ملامت تو انہی پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر
وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ	اور سرکشی کرتے ہیں زمین میں ناحق
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۴۲	یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

اور یقیناً جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝۳۲

بے شک یہ یقیناً بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

دعوت کے آداب میں سے ہے کہ برائی کا جواب اچھائی سے دیا جائے تاکہ اس اعلیٰ اخلاق سے دشمن بھی دوست بن جائے۔ البتہ جب محسوس ہو کہ دعوت واضح ہو جانے کے باوجود مخالفین ہٹ دھرمی پر اتر آئے ہیں تو اب انہیں راہِ راست پر لانے اور معاشرہ کو ان کے ظلم سے محفوظ رکھنے کے لیے ان کی برائی کا جواب ویسی ہی برائی سے دیا جائے گا۔ ان آیات میں واضح کیا گیا کہ برائی کا بدلہ لینے والوں پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو ان کو کی جائے گی جو لوگوں پر ظلم کر رہے ہیں اور زمین میں فساد مچا رہے ہیں۔ مجرموں کو معاف کر دینا گویا جرائم کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی صورت ہے اور یہ پورے معاشرے کے ساتھ زیادتی ہے۔ ہاں جب تک اتنی قوت نہیں ہے کہ ظالموں سے ان کی برائی کا بدلہ لیا جاسکے تو ایسے میں انہیں معاف کر دینا ہی باعثِ اجر و ثواب ہے اور بلاشبہ یہ بہت ہی ہمت کا کام ہے۔

آیات ۴۴ تا ۴۶

روزِ قیامت ظلم کرنے والوں کا انجام

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ

اور جسے گمراہ کر دے اللہ

فَمَا لَهُ مِنْ وَّالِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ

تو نہیں ہے اُس کے لیے کوئی حمایتی اُس کے بعد

وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَبَّاءُ الْعَذَابِ

اور تم دیکھو گے ظالموں کو کہ جب وہ دیکھیں گے عذاب

يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلٍ ۝۴۴

کہیں گے کیا ہے واپس جانے کی طرف کوئی راستہ؟

وَتَرْهَمُهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

اور تم دیکھو گے انہیں کہ وہ پیش کیے جائیں گے جہنم پر

خَشِيعِينَ مِنَ الدُّلَالِ

جھکے ہوئے ہوں گے ذلت سے

دیکھتے ہوں گے چھپی نگاہ سے	يَنْظُرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ
کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے	وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا
بے شک اصل میں خسارے میں جانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے خسارے میں ڈالا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن	إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَاهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
سن لو! بے شک ظالم ہوں گے ہمیشہ رہنے والے عذاب میں۔	أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿۳۵﴾
اور نہیں ہوں گے اُن کے کوئی حمایتی جو مدد کریں اُن کی اللہ کے سوا	وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءٍ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ
اور جسے گمراہ کر دے اللہ	وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ
تو نہیں ہے اُس کے لیے کوئی راستہ۔	فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿۳۶﴾

جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بغاوت کرتے ہوئے ظلم و زیادتی کی انتہا کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بطور سزا اُن کو ہدایت کے حصول سے محروم کر دیتا ہے۔ روزِ قیامت کوئی بھی اُن کا حمایتی نہ ہوگا۔ جب وہ بدترین عذاب دیکھیں گے تو فریاد کریں گے کہ ہے کوئی بچاؤ کا راستہ۔ تب وہ ذلت و شرمندگی کی وجہ سے سراٹھانے کے قابل نہ ہوں گے۔ اہل ایمان اُس وقت کہیں گے اصل نقصان اور گھائٹے میں وہ رہا جس نے خود کو اور اپنے پورے کنبہ کو آخرت کی تیاری سے غافل رکھا۔ ایسے ظالموں کے لیے دائمی عذاب ہوگا اور اُن کے لیے اس عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاملاتِ زندگی کی ہر سطح پر شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کا ظلم اور زیادتی کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آیات ۴۷ تا ۴۸

اللہ تعالیٰ کی پکار پر لبیک کہو

اِسْتَجِیْبُوا لِلرَّبِّکُمْ	لیک کہو اپنے رب کی پکار پر
مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَ یَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ	اس سے پہلے کہ آئے وہ دن، نہیں ہے ٹلنا جس کا اللہ کی طرف سے
مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَا یَوْمَئِذٍ	نہ ہوگی تمہارے لیے کوئی پناہ گاہ اُس روز
وَمَا لَکُمْ مِّنْ تَکْوِیْنٍ ﴿۷۷﴾	اور نہ ہوگی تمہارے لیے انکار کی کوئی صورت۔
فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَا اَرْسَلْنَاکَ عَلَیْہُمْ حَفِیْظًا	پھر اگر وہ رُخ پھیر لیں تو ہم نے نہیں بھیجا ہے نبی! آپ کو اُن پر نگران بنا کر
اِنْ عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلٰغُ	نہیں ہے آپ کے ذمہ مگر پہنچا دینا
وَ اِنَّا اِذَا اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً	اور بے شک جب بھی ہم چکھاتے ہیں انسان کو اپنی طرف سے کوئی رحمت
فَرِحَ بِہَا	وہ خوش ہوتا ہے اُس سے
وَ اِنْ نُّصِبْہُمْ سِیْئَةً	اور اگر پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت
بَسَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْہُمْ	اُس کی وجہ سے جو آگے بھیجا اُن کے ہاتھوں نے
فَاِنَّ الْاِنْسَانَ کَفُوْرٌ ﴿۷۸﴾	تو بے شک انسان بہت ناشکرا (ثابت) ہوتا ہے۔

ان آیات میں لکارنے کے اسلوب میں دعوت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی پکار پر لبیک کہو۔ اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک ہی پکار سامنے آئی یعنی اُس کے دین کو غالب کرنے کے لیے جدوجہد کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم تاخیر کرتے رہو اور وہ دن آجائے جو پھر ٹلے گا نہیں۔ اس سے مراد انسان کی موت کا دن بھی ہو سکتا ہے اور روزِ حساب یعنی قیامت کا دن بھی۔ اُس روز انسان کے لیے کوئی پناہ گاہ نہ ہوگی اور نہ ہی اُس کا کوئی عذر قابلِ قبول ہوگا۔ اس طرح خبردار کرنے کے باوجود بھی اگر لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے قانون پر راضی رہیں تو پھر اُن سے زبردستی بات منوانا کسی کی ذمہ داری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان باغیوں اور نافرمانوں کی روش عجیب ہے۔ اُس کی عنایات پر تواتر اتے ہیں اور اگر انہیں اُن کے جرائم کی سزا دی جائے تو پھر وہ اُس کی ناشکری کرتے ہیں۔ اُن نعمتوں کو بھول جاتے ہیں جو اُس نے پہلے انہیں دے رکھی تھیں۔ قصور اپنا ہوتا ہے اور شکوے اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں موت کا دن آنے سے پہلے پہلے اپنے حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۹ تا ۵۰

کوئی مانے یا نہ مانے، بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے

اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وہ پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے	يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ
عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں	يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا
اور عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹے۔	وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝۴۹
یاملا کر دیتا ہے انہیں بیٹے اور بیٹیاں	اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرًا وَّ اِنَاثًا
اور کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے بانجھ	وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْبًا
بے شک وہ خوب جاننے والا، بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔	اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۵۰

آسمانوں اور زمین کا بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں اُسی کی مرضی جاری و ساری ہے۔ وہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے۔ کسی کو اولاد کے طور پر صرف بیٹیاں دیتا ہے، کسی کو صرف بیٹے، کسی کو بیٹیاں اور بیٹے دونوں اور جس کو چاہتا ہے اولاد سے محروم رکھتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہر تخلیق کو جاننے والا اور ہر تخلیق پر قدرت رکھنے والا ہے۔ کوئی انسان اپنی خواہش کے مطابق اپنے لیے اولاد حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اصل اختیار اور بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اے اللہ! ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے دائرہ اختیار میں بھی تیری بادشاہی جاری و ساری کر سکیں۔ آمین!

### آیت ۵۱

اللہ تعالیٰ انسان سے کیسے خطاب فرماتا ہے؟

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ	نہیں ہے ممکن کسی انسان کے لیے کہ کلام کرے اُس سے اللہ
إِلَّا وَحْيًا	مگر وحی کے ذریعہ
أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ	یا پردے کے پیچھے سے
أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا	یا وہ بھیجتا ہے کوئی پیغامبر (فرشتہ)
فَيُوحِي بِأَذْنِهِ مَا يَشَاءُ	پھر وحی کرتا ہے اپنے حکم سے جو چاہتا ہے
إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ ۝۵۱	بے شک وہ بے حد بلند، کمالِ حکمت والا ہے۔

انسان کے لیے ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے براہِ راست کلام کرے اور بندہ اُس کی بات کو سن سکے۔ بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے وہ حسب ذیل صورتیں اختیار فرماتا ہے:

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

- i۔ وحی کے ذریعہ یعنی چپکے سے اور تیزی سے کوئی بات انسان کے دل میں ڈال دیتا ہے جیسے سیدنا موسیٰؑ کی والدہ یاسینا عیسیٰؑ کے حواریوں کو الہام کیا گیا۔ خواب میں کچھ دکھادینا بھی اسی صورت میں شامل ہے۔
- ii۔ پردہ کی اوٹ سے جیسے اُس نے شب معراج میں نبی اکرم ﷺ اور کوہ طور پر سیدنا موسیٰؑ کو شرف ہم کلامی بخشا۔
- iii۔ فرشتے کے ذریعے سے وہ نبی کے قلب مبارک میں اپنا پیغام ڈال دیتا تھا یا فرشتہ انسانی صورت میں آکر اُس کا حکم نبی تک پہنچا دیتا تھا۔

### آیات ۵۲ تا ۵۳

ایمان قرآن کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ اَمْرِنَا	اور اسی طرح ہم نے وحی کی اے نبی! آپ کی طرف روح اپنے حکم سے
مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا اَلَكْتُبُ وَلَا الْاِيْمَانُ	آپ نہیں جانتے تھے کیا ہے کتاب اور نہ یہ کہ کیا ہے ایمان؟
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُورًا	اور لیکن ہم نے بنا دیا اُسے ایک نور
نَهْدِيْ بِهٖ مِّنْ نَّشَآءٍ	ہم ہدایت دیتے ہیں اُس کے ذریعہ جسے ہم چاہتے ہیں
مِّنْ عِبَادِنَا	اپنے بندوں میں سے
وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾	اور بے شک آپ یقیناً رہنمائی فرماتے ہیں سیدھے راستے کی طرف۔
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	اُس اللہ کے راستے کی طرف جس کے لیے ہے وہ سب جو آسمانوں میں ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَمَا فِي الْأَرْضِ	اور وہ سب جو زمین میں ہے
أَلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿۵۶﴾	سن لو! اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں تمام معاملات۔

قلبی ایمان کا حصول اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور و فکر سے ہوتا ہے۔ آیاتِ آفاقی اور آیاتِ انفسی سے ایمانی کیفیات حاصل ہوتی ہیں لیکن اس ایمان کی تکمیل آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے ایمان کی تکمیل بھی نزولِ قرآن کے ذریعہ ہوئی۔ پھر اسی قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے احکامات سے آگاہ فرمایا۔ اب نبی اکرم ﷺ وہ مینارہ نور ہیں جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو ایمان اور عمل کی ہدایت پہنچا کر سیدھے راستہ کی طرف لا رہے ہیں۔ اُس اللہ کے راستے کی طرف جس کے اختیار میں پوری کائنات ہے۔ آخر کار روزِ قیامت تمام معاملات اُس کی عدالت میں پیش ہوں گے اور وہی حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ زخرف

توحید باری تعالیٰ کا خزانہ

اس سورہ مبارکہ میں توحید باری تعالیٰ کا بیان اور شرک کی مذمت بڑے مؤثر اسلوب میں وارد ہوئی ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۴ جلال و جمال باری تعالیٰ
- آیات ۱۵ تا ۴۵ مشرکین مکہ کی گمراہیوں کی مذمت
- آیات ۴۶ تا ۵۶ سیدنا موسیٰؑ اور آل فرعون کے درمیان کشمکش
- آیات ۵۷ تا ۶۷ سیدنا عیسیٰؑ کی عظمت
- آیات ۶۸ تا ۷۸ اہل جنت اور اہل جہنم کا ذکر
- آیات ۷۹ تا ۸۹ نبی اکرم ﷺ کی مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش

آیات ۱ تا ۴

## قرآن عربی کی اہمیت

ح۔ میم۔	حَمَّ ①
اور قسم ہے واضح کتاب کی۔	وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ②
بے شک ہم نے بنایا ہے اُسے قرآنِ عربی	إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا
تاکہ تم سمجھ سکو۔	لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ③
اور بے شک وہ اصل کتاب (لوح محفوظ) میں ہے	وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہمارے پاس	
یقیناً بہت بلند، کمالِ حکمت والا ہے۔	لَعَلُّ حَكِيمٌ ①

قرآنِ حکیم مقام و مرتبہ کے اعتبار سے بے حد بلند، مضامین کے اعتبار سے انتہائی حکیمانہ اور مفہوم کے اعتبار سے بڑی واضح کتاب ہے۔ اصل کتاب تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوحِ محفوظ میں ہے جس کی حقیقت سمجھنا ہمارے لیے ممکن نہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی معرفت ہمارے فہم کی سرحدوں سے اوپر ہے اسی طرح اُس کے کلام کا فہم بھی ہمارے لیے ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسانِ عظیم فرمایا کہ ہماری ہدایت کے لیے قرآنِ حکیم کو زبانِ عربی کی صورت میں نازل فرما کر سہولت پیدا فرمادی۔ اب انسانوں کے لیے ممکن ہے کہ وہ اُس عظیم کلام کو سمجھ کر اپنی اصلاح کر سکیں اور دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کر سکیں۔

### آیات ۸ تا ۵

### مشرکین مکہ کے لیے دھمکی

تو کیا ہم روک دیں تمہیں نصیحت بھیجنا رخ پھیرتے ہوئے	أَفَضْرِبُ عَنْكُمْ الذِّكْرَ صَفْحًا
کہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔	أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ⑤
اور ہم نے بھیجے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں۔	وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيِّ فِي الْأَوَّلِينَ ⑥
اور نہیں آئے اُن کے پاس کوئی نبی	وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَّبِيٍّ
مگر وہ اُن کا مذاق اڑاتے رہے۔	إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ⑦
پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں جو زیادہ سخت تھے ان (مکہ والوں) سے زور میں	فَاهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ⑧

اور گزر چکی ہے مثال پہلے لوگوں کی۔

مشرکین مکہ کو قرآن حکیم کا نزول ناگوار تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اُن کے جرائم اور مفادات پر ضرب لگانے والی ہدایت نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں واضح فرمایا کہ وہ حجت پوری کرنے کے لیے قرآن حکیم کی صورت میں نصیحت نازل فرماتا رہے گا۔ سرکش قوموں نے تو ہر دور میں انبیاء اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی ناقدری کی اور اُن کا مذاق اڑایا۔ وہ قومیں قوت اور وسائل میں مشرکین مکہ سے کہیں زیادہ مضبوط تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ مشرکین مکہ بھی اگر باز نہ آئے تو ایسے ہی برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

## آیات ۹ تا ۱۴

## اللہ سبحانہ تعالیٰ کے احسانات

وَلَيْنِ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ	اور یقیناً اگر آپ پوچھیں اُن سے کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو؟
لَيَقُولَنَّ خَلَقْنَاهُ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ⑨	وہ ضرور کہیں گے پیدا کیا ہے اُنہیں زبردست، سب کچھ جاننے والے نے۔
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا	اور بنائے تمہارے لیے اس میں راستے تاکہ تم راہ پاؤ (اپنی منزل کی)
وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ	اور جس نے نازل کیا آسمان سے پانی ایک انداز سے
فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا	پھر ہم نے زندہ کیا اُس سے ایک مردہ بستی کو
كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ⑩	اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور جس نے پیدا کیے جوڑے سب کے سب	وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا
اور اُس نے بنائیں تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔	وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾
تاکہ تم جم کر بیٹھو اُن کی پیٹھوں پر	لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ
پھر یاد کرو اپنے رب کی نعمت کو جب تم جم کر بیٹھ جاؤ اُن پر	ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ
اور کھوپاک ہے وہ جس نے تابع کر دیا ہمارے لیے اسے	وَتَقُولُوا سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا
اور ہم نہ تھے اُسے قابو میں لانے والے۔	وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾
اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف یقیناً لوٹ کر جانے والے ہیں۔	وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾

مشرکین مکہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور تھے کہ تمام آسمانوں اور زمین کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اُنہیں متوجہ کیا جا رہا ہے کہ وہ نہ صرف خالق ہے بلکہ اُس کے اور بھی کئی احسانات ہیں۔ لہذا اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنا کھلی نا انصافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل احسانات ان آیات میں بیان کیے گئے:

i- اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسانوں کے لیے بچھونا بنادیا تاکہ سہولت سے اُس پر آباد ہوں، تجارتی سرگرمیاں انجام دیں اور زراعتی فوائد حاصل کریں۔

ii- زمین میں اُس نے قدرتی راستے بنادیے تاکہ لوگ اپنی مطلوبہ منزلوں تک پہنچ سکیں۔

iii- آسمان سے انسانوں کی مختلف ضروریات کے مطابق پانی نازل فرمایا۔

iv- بارش کے پانی سے مردہ زمین کو زندہ کر کے کیسی کیسی نباتات پیدا فرمائیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

v- جو اللہ مردہ زمین سے نباتات نکال سکتا ہے وہ تمام انسانوں کو بھی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے گا تاکہ ظالموں کو اُن کے ظلم کی سزا دی جائے اور مظلوموں اور نیکوکاروں کو بہترین بدلہ دیا جائے۔

vi- اُس نے ہر شے جوڑے کی صورت میں پیدا کی۔ جیسے سمندر کی سواری کشتیاں ہیں اور خشکی کی سواری بڑے بڑے جانور ہیں۔ سواری پر سوار ہو کر ہمیں اُس کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ:

سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

"پاک ہے وہ ذات جس نے تابع کر دیا ہمارے لیے اسے اور ہم نہ تھے اُسے قابو میں لانے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی

طرف یقیناً لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

گویا یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ سواری پر ہمارا سفر وقتی ہے لیکن ایک سفر ہماری زندگی کا ہے جو ہمیں آخرت اور پھر وہاں اللہ کے سامنے حاضری کی طرف لے جا رہا ہے۔ اب اگر کوئی شخص سواری پر بیٹھ کر سوچ سمجھ کر یہ دعا پڑھے تو کیا وہ کسی گناہ کے کام کے لیے سفر کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۵ تا ۱۹

فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بیٹیاں نہیں

اور اُنہوں نے بنایا اللہ کے لیے اُس کے بندوں میں سے ایک جز (یعنی اولاد)	وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادٍ جُزْءًا
بے شک انسان واقعی کھلانا شکر ہے۔	إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ⑮
کیا اللہ نے بنالیں ہیں اُس میں سے جو وہ پیدا فرماتا ہے بیٹیاں	أَمْ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ
اور چن لیا ہے تمہیں بیٹوں کے لیے۔	وَ أَصْفَكُمْ بِالْبَنِينَ ⑯

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور جب خوشخبری دی جائے اُن میں سے کسی کو اُس کی جسے اُس نے بیان کیا رحمن کے لیے بطور مثال	وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا
ہو جاتا ہے اُس کا چہرہ سیاہ	ظَلَّ وَجْهُهُ مُسَوِّدًا
اِس حال میں کہ وہ غم سے بھرا ہوتا ہے۔	وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۱۷﴾
اور کیا وہ (ایسی اولاد ہے) جس کی پرورش کی جاتی ہے زیور میں	أَوْ مَنْ يَنْشَأُ فِي الْحُلِيِّةِ
اور وہ جھگڑے میں بات واضح کرنے والی نہیں۔	وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿۱۸﴾
اور اُنہوں نے بنادیا فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں مَوْنُث	وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبْدُ الرَّحْمَنِ إِنَاثًا
کیا وہ حاضر تھے اُن کی پیدائش کے وقت؟	أَشْهَدُ وَآخِلَقَهُمْ
لکھ لی جائے گی اُن کی گواہی	سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
اور اُن سے پوچھا جائے گا۔	وَيُسْأَلُونَ ﴿۱۹﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ مشرکین مکہ نے انہیں اُس کی بیٹیاں قرار دے دیا۔ اولاد باپ ہی کا ایک جزو ہوتی ہے۔ گویا مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اُس کا جزو قرار دینے کا ظلم کیا۔ اُن کا اپنا حال یہ تھا کہ اگر اُن میں کسی کو بیٹی کی ولادت کی بشارت دی جاتی تو غمگین ہو جاتا۔ اُسے اپنے لیے وہ اولاد پسند نہیں تھی جو زیورات کی طرف مائل ہو۔ اُسے تو وہ اولاد چاہیے تھی جو ہتھیاروں کی طرف راغب ہو اور قبائلی لڑائیوں میں باپ کا ساتھ دے سکے اور بحث مباحثے میں بیان کی جولانیاں دکھاسکے۔ سوال یہ ہے کہ انہیں یہ کس نے بتایا ہے کہ فرشتے مَوْنُث مخلوق ہیں؟ کیا اُن کے پاس اپنے ان گمراہ کن تصورات کے لیے کوئی دلیل ہے؟ عنقریب قیامت قائم ہوگی اور گمراہوں سے اُن کی گمراہیوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۰ تا ۲۱

اللہ تعالیٰ کا اذن اور ہے، اُس کی رضا اور

وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ	اور اُنہوں نے کہا اگر چاہتا رحمان ہم عبادت نہ کرتے اُن کی
مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ	نہیں ہے اُن کے پاس اس کے لیے کوئی علم
إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۲۰﴾	وہ نہیں کرتے مگر قیاس آرائیاں
أَمْ اتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ	کیا ہم نے دی ہے انہیں کوئی کتاب اس سے پہلے
فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿۲۱﴾	تو وہ اُسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔

ہر دور میں مشرکین اپنے شرک کے لیے یہ جواز فراہم کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہمیں شرک سے روک دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس نے دنیا میں انسانوں کو اختیار دے کر بھیجا ہے۔ انسان اگر گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کا اذن بھی اُسی نے دیا ہے لیکن اُس نے انسان کو بتا دیا ہے کہ یہ راستہ مجھے ناراض کرنے والا اور جہنم کی طرف لے جانے والا ہے۔ اس کے برعکس اگر انسان نیکی کرتا ہے تو وہی اس کی توفیق دیتا ہے اور اس پر بہت خوش ہوتا ہے۔ اپنے کسی بھی فعل کے لیے دلیل اُس کی دی ہوئی تعلیمات کو بنانا چاہیے۔ کیا مشرکین اپنے شرک کے حق میں اُس کی تعلیمات میں سے کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟ نہیں! شرک جیسے جرم عظیم کے لیے کوئی دلیل نہیں۔

## آیات ۲۲ تا ۲۵

گمراہیوں کے لیے دلیل... باپ دادا کی پیروی

بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ	بلکہ اُنہوں نے کہا کہ بے شک ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو
--	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



ایک راستے پر	
اور بے شک ہم اُنہی کے نقش قدم پر ہدایت پانے والے ہیں	وَإِنَّا عَلَىٰ أَثَرِهِمْ مُّهْتَدُونَ ﴿٢٣﴾
اور اسی طرح ہم نے نہیں بھیجائے نبی! آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی خبردار کرنے والا	وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ
مگر کہا اُس کے خوشحال لوگوں نے	إِلَّا قَالُوا مُتْرَفُوهَا
بے شک ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک راستے پر	إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ
اور بے شک ہم اُنہی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔	وَإِنَّا عَلَىٰ أَثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ﴿٢٤﴾
فرمایا نبی نے اور کیا اگرچہ میں لایا ہوں تمہارے پاس زیادہ سیدھا راستہ اُس سے تم نے پایا جس پر اپنے باپ دادا کو؟	قُلْ أَوْ لَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ
اُنہوں نے کہا بے شک ہم اُس کا، تم بھیجے گئے ہو جس کے ساتھ، انکار کرنے والے ہیں۔	قَالُوا إِنَّا بِنَا أَرْسَلْتُمْ بِهِ كُفْرُونَ ﴿٢٥﴾
تو ہم نے بدلہ لیا اُن سے	فَأَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
پھر دیکھو کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا انجام۔	فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ ﴿٢٦﴾

ہر دور میں مشرکین کے سرداروں نے محسوس کیا کہ رسولوں کی دعوت اُن کی چودھراہٹ اور حرام خوریوں کے لیے خطرہ ہے۔ لہذا فاسد نظام اور اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے وہ یہی دلیل دیتے رہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے راستے کی پیروی کر رہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہیں۔ رسولوں نے آکر انہیں سمجھایا کہ ہم جو دعوت پیش کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اور مبنی برحق ہے۔ مشرکین نے رسولوں کی دعوت کو حقارت سے جھٹلادیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان جھٹلانے والوں کو بدترین انجام سے دوچار کر کے عبرت بنادیا۔

### آیات ۲۶ تا ۲۸

#### دین ابراہیمؑ توحیدِ خالص تھا

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لَآبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ	اور جب فرمایا ابراہیمؑ نے اپنے والد اور اپنی قوم سے
اِنِّىۡۤ اِبْرَءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾	بے شک میں بیزار ہوں اُن سے جن کی تم عبادت کرتے ہو۔
اِلَّا الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ	سوائے اُس کے جس نے پیدا فرمایا مجھے
فَاِنَّہٗ سَیْہِدٰیۡنِ ﴿٢٧﴾	تو بے شک وہی رہنمائی فرمائے گا میری۔
وَ جَعَلَهَا کَلِمَةًۭۤ اَبَاقِیَّةًۭ فِیۡ عَیۡنِہٖ	اور ابراہیمؑ نے بنا دیا اُس (توحید کی بات) کو باقی رہنے والی بات اپنے پچھلوں میں
لَعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾	تاکہ وہ (اُس کی طرف) رجوع کرتے رہیں۔

مشرکین مکہ سیدنا ابراہیمؑ کے ساتھ نسبت پر فخر کرتے تھے۔ ان آیات میں انہیں دعوت دی جا رہی ہے کہ اگر باپ دادا ہی کی پیروی کرنی ہے تو سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا اسمعیلؑ کی پیروی کرو نہ کہ جاہل اسلاف کی۔ سیدنا ابراہیمؑ تو عقیدہ کے اعتبار سے توحیدِ خالص پر تھے۔ انہوں نے اپنے والد اور اپنی قوم کے سامنے صاف صاف اعلان کر دیا تھا کہ میں تمہارے تمام خود ساختہ معبودوں سے اظہارِ براءت کرتا ہوں۔ میرا معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میرے لیے ہر معاملے میں سلامتی کی راہ نکالتا ہے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو بھی یہی سیدھی راہ اختیار کرنے کی وصیت کی تھی:

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَوَصَّىٰ بِهَا اٰبَرَاهِمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰۤاِبْنٰى اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمْ الدِّيْنَ فَلَا تَتَّبِعُوْنَ الْاَوَّلَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرہ: ۱۳۲)

"اور وصیت کی اسی (اللہ کی فرمانبرداری) کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی۔ اے میرے بچو! بے شک اللہ نے پسند فرمالیا ہے تمہارے لیے (اپنی فرمانبرداری کا) دین۔ سو تم ہر گز نہ مرنالکر حالتِ فرمانبرداری میں۔"

### آیات ۲۹ تا ۳۲

کیا رسول کسی دولت مند کو ہونا چاہیے؟

بلکہ میں نے ساز و سامان دیا انہیں اور ان کے باپ دادا کو	بَلْ مَتَّعْتُ هٰؤُلَاءِ وَاٰبَاءَهُمْ
یہاں تک کہ آگیا ان کے پاس حق	حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ
اور حق کو واضح کرنے والے رسول۔	وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾
اور جب آگیا ان کے پاس حق	وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ
انہوں نے کہا کہ یہ جادو ہے	قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ
اور بے شک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔	وَ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور انہوں نے کہا کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن	وَقَالُوْا لَوْلَا نَزَّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ
دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟	عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾
اے نبی! کیا وہ تقسیم کرتے ہیں آپ کے رب کی رحمت	اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ
ہم نے تقسیم کی ہے ان کے درمیان ان کی روزی دنیا کی زندگی میں	نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور بلند کیا ہے اُن میں سے کچھ کو دوسروں پر درجوں میں	وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ
تاکہ بنالیں اُن میں سے کچھ دوسروں کو خدمت گار	لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَخِرِيًّا
اور آپؐ کے رب کی رحمت بہتر ہے اُس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔	وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۳۱﴾

سیدنا ابراہیمؑ کی دعائوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مکہ کو امن والا شہر بنادیا اور اس کے رہنے والوں پر رزق کی فراوانی کر دی۔ طویل عرصہ کی خوشحالی نے انہیں سیدنا ابراہیمؑ کی تعلیمات سے غافل کر دیا۔ اب جب اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ حق لے کر آئے تو انہوں نے بڑے تکبر سے حق کو جھٹلادیا۔ قرآن حکیم کی تاثیر محسوس کی لیکن ضد میں اُسے جادو قرار دے دیا اور نبی اکرم ﷺ پر اُن کی درویشی اور فقر کی وجہ سے اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول، مکہ یا طائف کے کسی دولت مند کو ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اہمیت دولت کی نہیں، پاکیزہ کردار کی ہے۔ دولت کی تقسیم کا نظام تو اللہ تعالیٰ نے کاروبار دنیا چلانے کے لیے بنایا ہے۔ کچھ لوگ مالدار ہوں اور وہ تنگ دستوں کو معاوضہ دے کر اُن سے کام لے سکیں۔ اگر سب لوگ معاشی اعتبار سے ایک ہی معیار پر ہوتے تو مشقت والے کام کون کرتا؟ محاورہ ہے کہ "میں بھی رانی تو بھی رانی کون بھرے گا پانی"۔ البتہ آخرت میں فیصلہ دولت کی وجہ سے نہیں انسان کے کردار کی سچائی اور پاکیزگی کی وجہ سے ہوگا۔ آیت ۳۲ کا حوالہ دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاكَ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ (المستدرک للحاکم)

"بے شک اللہ نے تمہارے درمیان اخلاقی فرق بھی رکھا ہے جیسے تمہارے درمیان رزق تقسیم کیا ہے، اور بے شک اللہ دنیا (کا مال و اسباب) اُسے بھی دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور اُسے بھی دیتا ہے جسے ناپسند کرتا ہے۔ البتہ دین (کا فہم) اُسے ہی عطا کرتا ہے جس کو وہ محبوب رکھتا ہے۔ چنانچہ جسے اللہ نے دین (کا فہم) عطا کیا تو گویا اُسے اللہ نے محبوب رکھا۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۳۳ تا ۳۵

## اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں دنیا کی حقیقت

وَلَوْ لَا اَنْ يُّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً	اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو جائیں گے ایک ہی امت
لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ	یقیناً ہم بنادیتے اُن کے لیے جو انکار کرتے ہیں رحمان کا
لِئُیُوْثِرَهُمْ سُقْفًا مِّنْ فِضَّةٍ	اُن کے گھروں کی چھتیں چاندی کی
وَمَعَارِجَ عَلَیْهَا یُظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾	اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔
وَلِئُیُوْثِرَهُمْ اَبْوَابًا	اور اُن کے گھروں کے دروازے
وَسُرَّرًا عَلَیْهَا یَتَّكِئُوْنَ ﴿۳۴﴾	اور وہ تخت جن پر وہ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں۔
وَزُخْرَفًا	اور سونے کے بنادیتے
وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	اور نہیں یہ سب کچھ مگر دنیا کی زندگی کا ساز و سامان
وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾	اور آخرت آپ کے رب کے ہاں پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں دنیا اور دنیا کی آسائشیں انتہائی کم تر ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ "اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی درجہ رکھتی تو وہ کسی کافر کو اُس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا" (ترمذی)۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ دنیا کی لالچ میں کافر ہو جائیں گے تو وہ تمام کافروں کو ایسی دنیا عطا کرتا کہ اُن کے گھروں کی چھتیں، سیڑھیاں، دروازے اور تخت چاندی کے ہو جاتے۔ چاندی کیا بلکہ سونے کے ہو جاتے کیونکہ ان سب کی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں۔ اصل اہمیت اور

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قدر آخرت کی نعمتوں کی ہے اور یہ نعمتیں ان ہی کو ملیں گی جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کا طلب گار بننے اور اس کے لیے اپنی فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

### آیات ۳۶ تا ۳۹

شیطان کس پر مسلط کیا جاتا ہے؟

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ	اور جو کوئی صرفِ نظر کرتا ہے رحمان کی یاد سے
نَقِیْضٌ لَهُ شَیْطَانًا	ہم مقرر کر دیتے ہیں اُس پر شیطان
فَهُوَ لَهُ قَرِیْنٌ ۝۳۶	پھر وہ اُس کا ساتھی ہوتا ہے۔
وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوهُمْ عَنِ السَّبِيلِ	اور بے شک وہ یقیناً انہیں روکتے ہیں اصل راستے سے
وَيَحْسَبُونَ أَنََّّهُم مُّهْتَدُونَ ۝۳۷	اور لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا	یہاں تک کہ جب وہ غافل انسان آئے گا ہمارے پاس
قَالَ يَلِیْتُ بَیْنِي وَبَیْنَكَ بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ	کہے گا (شیطان سے) اے کاش! میرے درمیان اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا
فَبُئْسَ الْقَرِیْنُ ۝۳۸	تو کیا ہی برا ساتھی ہے۔
وَلَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ	اور ہر گز فائدہ نہ دے گی یہ بات تمہیں آج جبکہ تم نے ظلم کیا ہے
أَنْتُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝۳۹	بے شک تم سب عذاب میں شریک ہونے والے ہو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جو انسان بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کے احکامات سے غافل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بطور سزا، اُس پر شیطان کو مسلط کر دیتا ہے۔ شیطان اُس کا ساتھی بن کر اُسے اللہ تعالیٰ سے مزید دور اور دنیا سے قریب تر کرتا ہے۔ انسان اپنی دنیوی ترقی دیکھ کر خود کو کامیاب سمجھتا ہے۔ البتہ جب یہ دنیا دار انسان روزِ قیامت اپنی دنیا داری کا انجام دیکھے گا تو اپنے کیے پر انتہائی نادم ہوگا۔ وہاں اُسے گمراہ کرنے والا شیطان نظر آئے گا اور وہ اُس سے بہت دور بھاگنے کی کوشش کرے گا۔ البتہ اُس روز کی ندامت فائدہ مند نہ ہوگی۔ اُسے اپنے اوپر مسلط شیطان کے ہمراہ عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یاد اور اپنے احکامات کا ہر وقت پاس رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۰ تا ۴۵

#### نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

اَفَاَنْتَ تُسَبِّحُ الضُّمَّ	تو اے نبی! کیا آپ سنا سکیں گے بہروں کو
اَوْ تَهْدِي الْعُمْى	یاد ہدایت دے سکیں گے اندھوں کو
وَمَنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾	اور اُن کو جو ہیں کھلی گمراہی میں۔
فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ	پھر اگر ہم لے ہی جائیں آپ کو (اس دارِ فانی سے)
فَاِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ﴿۴۱﴾	تو بے شک ہم اُن سے انتقام لینے والے ہیں۔
اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ	یا ہم ضرور دکھا دیں گے آپ کو وہ جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے اُن سے
فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُونَ ﴿۴۲﴾	تو بے شک ہم اُن پر قدرت رکھنے والے ہیں۔
فَاَسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	پس مضبوطی سے پکڑے رکھیے اُسے جو وحی کیا گیا ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آپ کی طرف	
بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔	إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۳۳
اور بے شک وہ نصیحت ہے آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے	وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ
اور جلد ہی تم سے پوچھا جائے گا۔	وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝۳۴
اور پوچھ لیجئے اُن سے جنہیں ہم نے بھیجا تھا آپ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے	وَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا
کیا ہم نے بنائے تھے رحمن کے سوا معبود جن کی عبادت کی جائے۔	أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِلَهًا يُعْبَدُونَ ۝۳۵

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ بلاشبہ دعوت کے مشن کا حق ادا کر رہے ہیں۔ جو لوگ دعوت قبول نہیں کر رہے وہ درحقیقت بہرے اور اندھے ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اُن سے انتقام لے یا آپ ﷺ کے سامنے ہی انہیں ملیا میٹ کر دے۔ بہر حال انہوں نے توبہ نہ کی تو تباہی سے دوچار ہو کر رہیں گے۔ آپ ﷺ قرآن حکیم کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ یہ آپ ﷺ کے لیے اور تمام اہل ایمان کے لیے یاد دہانی کا ذریعہ اور سیدھا راستہ ہے۔ تمام سابقہ رسولوں کی تعلیمات اس بات پر گواہ ہیں کہ معبود حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اُس کے سوا دیگر معبودوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہی بات حق ہے اور آپ ﷺ بلاشبہ حق کی راہ پر ہیں۔

### آیات ۴۶ تا ۵۰ آل فرعون کی بد نصیبی

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ	اور یقیناً ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف	
تو اُنہوں نے کہا بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔	فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾
تو جب وہ لائے اُن کے پاس ہماری نشانیاں	فَلَمَّا جَاؤْهُمۡ بِآیٰتِنَا
تو وہ اُن پر لگے ہنسنے۔	اِذَا هُمۡ مِنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۷﴾
اور ہم نے نہیں دکھائی اُنہیں کوئی نشانی	وَمَا نُرِیْهِمۡ مِّنْ اٰیَةٍ
مگر وہ بڑی تھی پہلے والی سے	اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا
اور ہم نے پکڑ لیا اُنہیں عذاب میں	وََاَخَذُوْهُمۡ بِالْعَذٰبِ
تاکہ وہ باز آجائیں۔	لَعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۸﴾
اُنہوں نے کہا اے جادو گر!	وَقَالُوْا اٰیٰتِیْہِ السَّحْرِ
دعا کرو ہمارے لیے اپنے رب سے اُس کے ذریعہ جو اُس نے عہد کر رکھا ہے تم سے	اُدْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عٰہَدَ عِنْدَکَ
بے شک ہم ضرور ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔	اِنَّا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۳۹﴾
پھر جب ہم ہٹا لیتے اُن سے عذاب	فَلَمَّا کَشَفْنَا عَنْهُمۡ الْعَذٰبَ
جب ہی وہ عہد شکنی کرتے رہے۔	اِذَا هُمۡ یَنْکُثُوْنَ ﴿۴۰﴾

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کو آل فرعون کی طرف بڑی واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔ اُن بد نصیبوں نے ان نشانیوں کا مذاق اڑایا اور سیدنا موسیٰؑ کی دعوت کو بڑی حقارت سے رد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بطور سزا اُن پر عذاب بھیجے تاکہ وہ اپنے جرائم پر نادم ہوں اور اللہ کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

طرف رجوع کریں۔ اُنہوں نے سیدنا موسیٰؑ سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے عذاب کے ٹلنے کی دعا کریں۔ اگر عذاب ٹل گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ جب سیدنا موسیٰؑ کی دعا سے عذاب ٹل گیا تو وہ اپنے وعدے سے پھر گئے۔ اللہ تعالیٰ ایسی مجرمانہ روش سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

## آیات ۵۱ تا ۵۶

### فرعون کا تکبر اور انجام

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ	اور ندا لگائی فرعون نے اپنی قوم میں
قَالَ يَتْلُو صُورَ الْكِتَابِ لِيُؤْمَرَ بِمَا يَشَاءُ فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُعْرِضًا	اُس نے کہا اے میری قوم! کیا نہیں ہے میرے لیے بادشاہی مصر کی؟
وَهَٰذَا إِلَّا نَهْرٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِیْ	اور یہ نہریں چل رہی ہیں میرے تحت
أَفَلَا تَبْصُرُونَ ﴿٥١﴾	تو کیا تم نہیں دیکھتے۔
أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ	کیا میں بہتر ہوں اس سے جو حقیر ہے
وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾	اور نہیں لگتا کہ واضح بات کرے۔
فَلَوْ لَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ	تو کیوں نہیں اتارے گئے اُس پر کنگن سونے کے؟
أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾	یا کیوں نہیں آتے اُس کے ساتھ فرشتے باہم مل کر۔
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ	تو اُس نے مت مار دی اپنی قوم کی
فَاطَاعُوهُ	پس اُنہوں نے اطاعت کی اُس کی

اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَسِقِينَ ﴿۵۳﴾	بے شک وہ فاسق لوگ تھے۔
فَلَبَّأَسْفُونَا	پھر جب انہوں نے غصہ دلایا ہمیں
اِنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	ہم نے انتقام لیا ان سے
فَاَعْرَقْنَاهُمْ اَجْعَيْنَ ﴿۵۴﴾	تو ہم نے غرق کر دیا انہیں سب کے سب کو۔
فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا	پھر ہم نے انہیں کر دیا گئے گزرے
وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۵﴾	اور بنا دیا انہیں نمونہ عبرت بعد میں آنے والوں کے لیے۔

فرعون نے سیدنا موسیٰؑ کی دعوت کی طرف سے قوم کی توجہ ہٹانے کے لیے اپنی قوم سے تکبر آمیز خطاب کیا۔ اُس نے کہا کہ میری شان یہ ہے کہ میں پورے مصر کا بادشاہ ہوں۔ مصر کا پورا نہری نظام میرے اختیار میں ہے۔ میں جب چاہوں پانی روک کر کسی کی کھیتی کو ویران کر سکتا ہوں۔ دوسری طرف موسیٰؑ ہیں جن کے پاس کوئی اختیار نہیں۔ وہ اپنی بات بھی صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ اگر وہ واقعی اللہ کے رسول ہوتے تو ہر وقت فرشتوں کے گھیرے میں ہوتے اور سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوتے۔ اس قسم کی گمراہ کن باتوں سے فرعون نے اپنی قوم کو بیوقوف بنا دیا۔ وہ فرعون کی پیروی میں سرکشی کی آخری حد کو پہنچ گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے انہیں سمندر میں غرق کر دیا اور روز قیامت تک آنے والوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا۔

آیات ۵۷ تا ۶۰

مشرکین مکہ کی سیدنا عیسیٰؑ سے دشمنی

وَلَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا	اور جب بیان کیا جاتا ہے حضرت مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کو بطور مثال
--	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اے نبی! اُس وقت آپؐ کی قوم اس پر چلاتی ہے۔	اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾
اور وہ کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟	وَقَالُوا۟ اِلٰهِنَا خَيْرٌۭ اَمْ هُوَ
وہ نہیں بیان کرتے آپؐ کے سامنے یہ بات مگر جھگڑنے کے لیے	مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا
بلکہ وہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ۔	بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصُوْنَ ﴿۵۸﴾
نہیں ہیں عیسیٰؑ مگر ایک بندے ہم نے انعام کیا تھا جن پر	اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ
اور ہم نے بنایا انہیں ایک نمونہ بنی اسرائیل کے لیے۔	وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾
اور اگر ہم چاہیں تو یقیناً بنادیں تم میں سے فرشتے	وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلَآئِكَةً
جو زمین میں (تمہاری) جانشینی کریں۔	فِی الْاَرْضِ یَخْلُقُوْنَ ﴿۶۰﴾

مشرکین مکہ سیدنا عیسیٰؑ کے دشمن تھے۔ انہیں غصہ تھا کہ عیسائیوں نے ابرہہ کی قیادت میں شہر مکہ پر حملہ کی کوشش کی تھی۔ وہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہمارے معبود فرشتے ہیں جو عیسائیوں کے معبود سیدنا عیسیٰؑ سے بہتر ہیں۔ سیدنا عیسیٰؑ انسان تھے اور کئی بشری کمزوریوں کے حامل تھے۔ اُن کے ماننے والے تو یہ تصور رکھتے ہیں کہ یہود نے سیدنا عیسیٰؑ کو صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ اللہ نے ان آیات میں مشرکین مکہ کی سیدنا عیسیٰؑ سے دشمنی کا جواب دیا ہے۔ مشرکین مکہ بلا وجہ سیدنا عیسیٰؑ کے حوالے سے جھگڑ رہے ہیں۔ سیدنا عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے بندے تھے۔ بغیر والد کے معجزانہ ولادت، عطا کیے گئے معجزات اور اپنے پاکیزہ کردار کی وجہ سے وہ بنی اسرائیل کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ تو اس پر بھی قادر ہے کہ تمام انسانوں کو ہلاک کر دے اور اُن کی جگہ فرشتوں کو زمیں میں خلافت عطا کر دے۔ انسانوں کے لیے بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خلافت سے فائدہ اٹھائیں اور اُس کے احکامات پر عمل کر کے اُس کی رضا اور ہمیشہ ہمیش کی جنت کے حصول کی کوشش کریں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۶۱ تا ۶۲

## سیدنا عیسیٰؑ قیامت کی ایک نشانی ہیں

وَإِنَّهُ لَعَلُّمٌ لِّلسَّاعَةِ	اور بلاشبہ عیسیٰؑ یقیناً ایک نشانی ہیں قیامت کی
فَلَا تَهْتَرُنَّ بِهَا	تو تم ہر گز شک نہ کرو اس میں
وَاتَّبِعُونِ	اور میرے پیچھے چلو
هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ①	یہ سیدھا راستہ ہے۔
وَلَا يَصُدُّكُمُ الشَّيْطَانُ	اور ہر گز نہ روک دے تمہیں شیطان
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ②	بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

یہ آیات سیدنا عیسیٰؑ کی عظمت کے بیان پر مشتمل ہیں۔ وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ یہودیوں نے انہیں صلیب دینے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں آسمان کی طرف اٹھالیا تھا۔ اب وہ قیامت کے قریب زمین پر نازل ہوں گے۔ قیامت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں شک کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ قیامت کے دن کا میابی کے لیے ضروری ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کی جائے۔ ان کی پیروی ہی سیدھا راستہ ہے۔ البتہ شیطان اس راہ سے روکنے کی کوشش کرے گا کیونکہ وہ انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اس کے حملوں سے ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے حملوں سے محفوظ فرمائے اور اپنے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۶۳ تا ۶۷

## سیدنا عیسیٰؑ کی دعوت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ	اور جب لائے عیسیٰ واضح نشانیاں
قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ	فرمایا یقیناً میں لایا ہوں تمہارے پاس حکمت
وَلَا بَيْنَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ	اور تاکہ میں واضح کردوں تمہارے لیے بعض وہ باتیں تم اختلاف کرتے ہو جن میں
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ٦٢	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور میرا کہنا مانو۔
إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ	بے شک اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے
فَاعْبُدُوهُ	پس عبادت کرو اُس کی
هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ٦٣	یہ سیدھا راستہ ہے۔
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ	پھر اختلاف کیا گروہوں نے آپس میں
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا	سو ہلاکت ہے اُن کے لیے جنہوں نے ظلم کیا
مِنْ عَذَابٍ يَوْمِ إِلْيَمٍ ٦٤	ایک دردناک دن کے عذاب سے
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ	وہ انتظار نہیں کر رہے مگر قیامت کا
أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً	کہ وہ آجائے اُن پر اچانک
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ٦٥	اور وہ سوچتے بھی نہ ہوں۔
الْأَخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ	جو گہرے دوست ہیں، اُس روز اُن میں سے کچھ دوسروں کے دشمن ہوں گے

## إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٤﴾

سوائے پرہیزگاروں کے۔

سیدنا عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے واضح معجزات لے کر آئے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو انتہائی پُر حکمت وعظ ونصیحت کے ذریعہ سے توحید باری تعالیٰ کا درس دیا، اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی کی دعوت دی، اُن کے درمیان اختلافات کا حل بیان کیا اور اُن سے اپنی اطاعت کا مطالبہ کیا۔ بنی اسرائیل میں سے کچھ اُن کی دعوت پر ایمان لائے اور اکثریت نے اُن کی دعوت کی مخالفت کی۔ روزِ قیامت مخالفت کرنے والوں کو بدترین عذاب کا سامنا کرنا ہو گا۔ اگر مشرکین مکہ ماضی کے ان واقعات سے سبق حاصل نہیں کر رہے تو آخر کس بات کا انتظار کر رہے ہیں؟ وہ انتظار کر رہے ہیں فیصلہ کے دن یعنی روزِ قیامت کا۔ اُس روز صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور اُس کے فرمانبردار ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ اس کے برعکس نافرمانوں کی کوئی مدد نہ کرے گا اور وہ آپس میں بھی دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے کو لعن طعن کریں گے۔

## آیات ۶۸ تا ۷۳

## فرمانبرداروں کا حسین انجام

اے میرے بندو! نہیں ہے کوئی خوف تم پر آج	لِعِبَادٍ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔	وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾
وہ جو ایمان لائے ہماری آیات پر	الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا
اور وہ تھے فرمانبردار۔	وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾
داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں عزت دی جائے گی۔	ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآزْوَاجُكُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٧٠﴾
پیش کیے جائیں گے اُن کے سامنے تھال سونے کے	يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ

اور پیالے	
اور جنت میں ہوگا وہ جو چاہیں گے اُن کے جی	وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْاَنْفُسُ
اور ہوگی آنکھوں کی لذت	وَتَلَذُّواْ اَعْيُنُ
اور تم اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔	وَاَنْتُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ﴿٤١﴾
اور یہی وہ جنت ہے تم وارث بنا دیے گئے ہو جس کے	وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوهَا
اُس کی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے۔	بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٢﴾
تمہارے لیے اُس میں بہت سا پھل ہے جس میں سے تم کھاتے ہو۔	لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٣﴾

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے انتہائی سکون اور سرور کی کیفیت میں ہوں گے۔ جنت میں اُن کا اور اُن کی بیویوں کا شاندار استقبال ہوگا۔ انہیں سونے کی پلیٹوں اور پیالوں میں مرغوب کھانے پیش کیے جائیں گے۔ تمام نفسانی خواہشات کی تسکین اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا خوب سے خوب تر سامان ہوگا۔ وہ کثرت سے میوے کھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں یہ نعمتیں تمہارے اعمال کی وجہ سے دی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۷۴ تا ۷۸

### مجرمین کا برا انجام

بے شک مجرم لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ ﴿٤٤﴾
وہ ہلکانہ کیا جائے گا اُن سے	لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٤٥﴾	اور وہ اُس میں ناامید ہوں گے۔
وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ	اور ہم نے ظلم نہیں کیا اُن پر
وَالَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٤٦﴾	اور لیکن وہ خود ہی ظالم تھے
وَنَادَوْا بِإِلٰهِكَ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ	اور وہ پکاریں گے (جہنم پر مامور فرشتے کو) اے مالک!
قَالَ إِنَّكُمْ مُّكِنُّونَ ﴿٤٧﴾	چاہیے کہ کام تمام کر دے ہمارا تمہارا رب
لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ	فرشتہ کہے گا بے شک تم (یہیں) ٹھہرنے والے ہو۔
وَالَكِنْ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كِرْهُونَ ﴿٤٨﴾	یقیناً ہم لائے تھے تمہارے پاس حق
	اور لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے نافرمان مجرم ہمیشہ ہمیش جہنم کی آگ میں جلیں گے۔ اُن پر سے عذاب ذرا سی دیر کے لیے بھی نہیں ہٹے گا اور وہ مایوس ہو کر تکلیف جھیل رہے ہوں گے۔ یہ اُن پر ظلم نہیں بلکہ ان کے جرائم کا نتیجہ ہوگا۔ عذاب کی شدت سے بیزار ہو کر جہنم پر مامور فرشتے "مالک" سے التجا کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اہل جہنم کو موت دے دی جائے تاکہ وہ عذاب سے چھٹکارا پالیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں، انہیں مسلسل عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔ ہم نے اُن کے سامنے حق واضح کر دیا تھا۔ انہوں نے جان بوجھ کر حق کو ناپسند کیا اور جہنم میں جانے کی راہ اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ مجرمین کی روش پر چلنے سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

### آیات ۷۹ تا ۸۳

### مشرکین مکہ کی سازشوں کا جواب

أَمْ أَرْمَوْا أَمْرًا	کیا انہوں نے طے کر لی ہے کوئی بات
فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٤٩﴾	تو بے شک ہم بھی طے کرنے والے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے اُن کے راز اور سرگوشتیاں	اَمْ يَحْسَبُونَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ
کیوں نہیں! اور ہمارے فرشتے اُن کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔	بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدِيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۱۰﴾
اے نبی! فرمائیے اگر ہوتی رحمن کی کوئی اولاد	قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ
تو میں ہوتا سب سے پہلے عبادت کرنے والا (اُس کی)۔	فَاَنَّا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۱۱﴾
پاک ہے آسمانوں اور زمین کا رب	سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جو عرش کا رب ہے	رَبِّ الْعَرْشِ
اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔	عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۲﴾
تو اے نبی! چھوڑیے انہیں فضول بحث کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں	فَذَرُهُمْ يَخْوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا
یہاں تک کہ ملیں اپنے اُس دن سے جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔	حَتّٰی يُلْقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۳﴾

مشرکین مکہ تنہائی میں جمع ہو کر نبی اکرم ﷺ کے مشن کو ناکام بنانے کے لیے سازشی منصوبے تیار کرتے تھے۔ ان آیات میں انہیں آگاہ کیا گیا کہ ہمارے فرشتے ہر وقت اُن کے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور اُن کی ہر بات لکھتے رہتے ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی سازشی منصوبہ تیار کیا ہے تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی سازشوں کو ناکام بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی سیٹیاں ہیں۔ اگر واقعی اُس کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے اُس کی بندگی اللہ کے رسول ﷺ کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ تعالیٰ اولاد کی خواہش و ضرورت سے بالکل پاک ہے۔ وہ پوری کائنات کا مالک اور بادشاہ ہے۔ مشرکین پھر بھی اگر یہ حق تسلیم نہیں کرتے تو جو سیاہ اعمال کرنے ہیں کر لیں، عنقریب روزِ قیامت ان حرکتوں کا وبال دیکھ لیں گے۔

### آیات ۸۴ تا ۸۶

#### عظمتِ باری تعالیٰ

اور وہی (اللہ) ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے	وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌُ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌُ
اور وہی کمالِ حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾
اور بہت برکت والا ہے وہ جس کے لیے بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی	وَتَبَرَكَ الَّذِي لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور اُس کی جو ان دونوں کے درمیان ہے	وَمَا بَيْنَهُمَا
اور اُسی کے پاس قیامت کا علم ہے	وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔	وَالِيَهُ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾
اور نہیں اختیار رکھتے وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا شفاعت کا	وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ
سوائے اُس کے جنہوں نے گواہی دی حق کے ساتھ	إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ
اور وہ علم بھی رکھتے ہوں۔	وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾

ان آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عظمت کے حوالے سے حسب ذیل شانیں بیان کی گئیں:

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

i۔ اللہ تبارک و تعالیٰ معبودِ حقیقی ہے۔ آسمانوں میں بھی وہی معبود ہے اور زمین میں بھی۔ سب کچھ جاننے والا اور کمالِ حکمت والا ہے۔

ii۔ آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان موجود ہر شے پر اُسی کی بادشاہت قائم ہے۔

iii۔ قیامت کا علم صرف اُسی کے پاس ہے۔

iv۔ تمام انسانوں کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

v۔ اُس کی بارگاہ میں کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی کی سفارش کرے مگر اللہ تعالیٰ جسے اجازت دے۔ پھر سفارش بھی صرف ایسے شخص کے حق میں کی جاسکے گی جس نے شرک سے بچتے ہوئے پورے یقین کے ساتھ توحید کی گواہی دی ہو۔

آیات ۸۷ تا ۸۹

مشرکین مکہ کی محرومی

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ	اور یقیناً اگر آپ پوچھیں اُن سے کہ کس نے پیدا کیا ہے انہیں؟
لَيَقُولَنَّ اللَّهُ	وہ ضرور کہیں گے اللہ نے
فَأَكْفَىٰ يَوْمَ فُكُونٍ ﴿٨٧﴾	تو کہاں سے وہ بہکائے جاتے ہیں؟
وَقِيلَ لَهُ يَرْبِّ	قسم ہے نبی کے یہ کہنے کی کہ اے میرے رب!
إِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾	بے شک یہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لارہے۔
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ	پس اے نبی! درگزر کیجئے اُن سے
وَقُلْ سَلَامٌ	اور فرمائیے سلام

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

پھر جلد ہی وہ جان لیں گے۔

مشرکین مکہ سے جب بھی پوچھا جاتا کہ اُن کا خالق کون ہے تو جواب دیتے کہ "اللہ"۔ البتہ اُن کی بد نصیبی اور محرومی یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات اور اُس کے بھیجے ہوئے رسول ﷺ پر ایمان لانے کو تیار نہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے بالآخر اُن سے مایوس ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ان سے صرف نظر کیجئے اور سلام کہہ کر ان سے جدائی اختیار کر لیجئے۔ وہ عنقریب دیکھ لیں گے کہ ایمان نہ لانے کا انجام کتنا بھیانک ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ دخان

مشرکین مکہ کے شبہات کا مؤثر رد

اس سورۃ مبارکہ میں مشرکین مکہ کے شبہات اور اعتراضات کا بڑا مؤثر رد وارد ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

اللہ تعالیٰ اور شب قدر کی عظمت

• آیات ۱ تا ۸

مشرکین مکہ پر عذاب

• آیات ۹ تا ۱۶

آل فرعون پر عذاب

• آیات ۱۷ تا ۳۳

مشرکین مکہ کے لیے وعید

• آیات ۳۴ تا ۴۲

جہنم اور جنت کا ذکر

• آیات ۴۳ تا ۵۹

آیات ۱ تا ۸

اللہ تعالیٰ اور شب قدر کی عظمت

ح۔ میم۔	حَمَّ ①
اور قسم ہے واضح کتاب کی۔	وَالْكِتَابِ الْبَيِّنِ ②
بے شک ہم نے نازل کیا ہے قرآن کو برکت والی رات میں	إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ
بے شک ہم ہیں خبردار کرنے والے۔	إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ③
اس رات میں طے کیا جاتا ہے ہر حکمت والا حکم۔	فِيهَا يُفَرَّقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ④

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا	حکم ہوتا ہے ہماری طرف سے
اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿۵﴾	بے شک ہم ہی بھیجنے والے ہیں (تمام حکم)۔
رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ	رحمت ہے اے نبی! آپ کے رب کی طرف سے
اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۶﴾	بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وہی رب ہے آسمانوں اور زمین کا
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور اُن کا بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے
اِنْ كُنْتُمْ مُّوَقِّينَ ﴿۷﴾	اگر تم یقین کرنے والے ہو۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
يُحْيِي وَيُمِيتُ	وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِينَ ﴿۸﴾	تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن حکیم لوح محفوظ سے دنیوی آسمان پر ایک بابرکت رات یعنی شب قدر میں نازل فرمایا۔ قرآن حکیم کے نزول کا مقصد لوگوں کو آخرت کی جو ابدی حوالے سے خبردار کرنا ہے۔ شب قدر میں آئندہ سال کے معاملات کے فیصلے متعلقہ فرشتوں کے حوالے کر دیے جاتے ہیں۔ ہر فیصلہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور رحمت کا مظہر ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف رحم فرمانے والا بلکہ ہر بات کا سننے والا اور ہر معاملہ کا جاننے والا ہے۔ وہی تمام آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ جملہ مخلوقات کی زندگی اور موت اُسی کے اختیار میں ہے۔ وہ صرف ہمارا ہی نہیں بلکہ ہمارے پچھلے تمام آباء و اجداد کا بھی مالک اور پروردگار ہے۔ بلاشبہ وہی معبود حقیقی ہے اور اُس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کامل بندگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۹ تا ۱۶ مشرکین مکہ پر عذاب

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ⑨	بلکہ وہ ایک شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔
فَارْتَقِبْ	پس اے نبی! انتظار کیجئے
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ ⑩	جس روز آسمان لائے گا ایک واضح دھواں۔
يَغْشَى النَّاسَ	وہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو
هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑪	یہ دردناک عذاب ہے۔
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ	(وہ فریاد کریں گے) اے ہمارے رب! دور کر دے ہم سے عذاب
إِنَّا مُؤْمِنُونَ ⑫	بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔
أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى	کہاں سے ہوا نہیں نصیحت؟
وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ⑬	حالانکہ یقیناً چکے ہیں اُن کے پاس واضح کرنے والے رسول۔
ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ	پھر اُنہوں نے رخ پھیر لیا اُن سے
وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ⑭	اور کہا (معاذ اللہ) وہ سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔
إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا	بے شک ہم دور کرنے والے ہیں عذاب تھوڑی مدت کے لیے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾	بے شک تم دوبارہ وہی کچھ کرنے والے ہو۔
يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ	جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے
اِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴿١٦﴾	بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں۔

مشرکین مکہ قرآن حکیم کی واضح تعلیمات کے حوالے سے شکوک و شبہات کا اظہار کر رہے تھے۔ آخرت کی جوابدہی کی خبر کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے تھے بلکہ اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔ انہیں جھنجھوڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اُن پر قحط کا عذاب مسلط کر دیا۔ مزید یہ کہ خشک سالی کی وجہ سے گرد و غبار کے بادل آسمان پر دھوئیں کی صورت میں چھائے ہوئے نظر آتے تھے جن سے عجیب سی خوف کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ تب وہ اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرنے لگے کہ ہم پر سے یہ عذاب ہٹا دیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس قدر پاکیزہ کردار کے حامل رسول ﷺ کی آمد کے باوجود یہ ایمان نہیں لائے بلکہ اُن کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ عذاب دور کر دیا جائے تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ البتہ اگر یہ باز نہ آئے تو ہم ان سے انتقام لے کر رہیں گے اور انہیں روز قیامت ایک بڑے عذاب میں گرفتار کر لیں گے۔

### آیات ۷ تا ۲۲

### آل فرعون کی مجرمانہ روش

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ	اور یقیناً ہم نے آزمایا تھا ان سے پہلے فرعون کی قوم کو
وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾	اور آئے تھے اُن کے پاس ایک معزز رسول۔
اَنْ اَدُّوْا اِلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ	(فرمایا تھا رسول نے) کہ حوالے کر دو میرے، اللہ کے بندوں کو
اِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾	بے شک میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور یہ کہ سرکشی نہ کرو اللہ کے مقابلے میں	وَ اَنْ لَا تَعْلُوا عَلٰی اللّٰهِ
بے شک میں لایا ہوں تمہارے پاس واضح دلیل۔	اِنِّیْۤ اَتٰیْکُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ①۹
اور میں پناہ پکڑتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی کہ تم سنگسار کر دو مجھے۔	وَ اِنِّیْۤ اَعْدْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْا ②۰
اور اگر تم نہیں مانتے میری بات	وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ
تو الگ رہو مجھ سے۔	فَاَعْتٰزِلُوْا ②۱
پھر انہوں نے پکارا اپنے رب کو	فَدَعَا رَبَّہٗ
بے شک یہ مجرم لوگ ہیں۔	اِنَّ ہٰؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ②۲

آل فرعون کی طرف سیدنا موسیٰؑ کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔ آل فرعون نے سیدنا موسیٰؑ کی دعوت کو حقارت سے ٹھکرا دیا اور ان کے خلاف اقدام کا منصوبہ بنایا۔ انہوں نے سیدنا موسیٰؑ کو رجم کر کے شہید کرنے کی سازش کی۔ سیدنا موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کیا کہ یہ مجرم قوم ہے جو حق قبول کرنے پر تیار نہیں۔ میں ان کے شر اور ناپاک ارادوں کے مقابلہ میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں فرعونیوں کے شر سے محفوظ رکھا۔

آیات ۲۳ تا ۲۹

آل فرعون کی ہلاکت

( حکم دیا اللہ نے موسیٰؑ کو) پس لے کر نکلیے میرے بندوں کو رات کے وقت	فَاسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا
بے شک وہ یقیناً وہی ہیں جن کی مدد کی جائے گی۔	اِنَّکُمْ مُّتَّبِعُوْنَ ②۳

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاِنَّ جُنَدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٢٦﴾	بے شک آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا۔
وَاَتْرَكَ الْبَحْرَ رَهْوًا	اور چھوڑ دیتے گے گادریا کو تھما ہوا
اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾	بے شک وہ لشکر ہیں جو غرق کیئے جانے والے ہیں۔
كَمْ تَرَكُوا مِنْ جِثَّتٍ وَّعْيُونٍ ﴿٢٨﴾	کتنے ہی وہ چھوڑ گئے باغات اور چشمے۔
وَزُرُوعٍ	اور کھیتیاں
وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٩﴾	اور عمدہ مقام۔
وَنِعْمَةً كَانُوا فِيهَا فَاَكْهَيْنَ ﴿٣٠﴾	اور ایسی نعمت، وہ تھے جس میں باتیں بنانے والے۔
كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخِرِينَ ﴿٣١﴾	اسی طرح ہوا اور ہم نے وارث بنا دیا ان سب کا دوسرے لوگوں کو۔
فَبَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ	پھر نہ روئے اُن پر آسمان اور زمین
وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴿٣٢﴾	اور نہ وہ ہوئے مہلت پانے والے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کو حکم دیا کہ وہ ایک مقررہ رات میں اپنی قوم کو لے کر نکل کھڑے ہوں۔ دریا پر عصا ماریں وہ پھٹ جائے گا۔ دریا کے پھٹنے سے جو راستہ وجود میں آئے، اُس پر چل کر دریا کے پار اتر جائیں۔ پھر دریا کو اسی طرح پھٹا رہنے دیں۔ فرعون اور اس کے لشکر نے سیدنا موسیٰؑ کا تعاقب شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اُن کے آرام دہ گھروں، قیمتی خزانوں، خوبصورت باغات اور ٹھنڈے چشموں سے نکالا اور پھر ان نعمتوں سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا۔ وہ تعاقب کرتے ہوئے دریا تک پہنچے اور دریا کے پھٹنے سے وجود میں آنے والے راستہ پر داخل ہو گئے۔ جب وہ دریا کے بالکل وسط میں پہنچے تو دریا کا پانی مل گیا اور فرعون کا پورا لشکر ہلاک

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہو گیا۔ اُن ظالموں کی بربادی سے کائنات کی کسی شے کو افسوس نہ ہوا بلکہ ہر شے نے سکھ کا سانس لیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی آیت ۲۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"روایات میں ہے کہ مومن کے مرنے پر آسمان کا وہ دروازہ روتا ہے جس سے اُس کی روزی اترتی تھی یا جس سے اُس کا عمل صالح اوپر چڑھتا تھا۔ اور زمین روتی ہے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا یعنی افسوس وہ سعادت ہم سے چھن گئی۔ کافر کے پاس عمل صالح کا بیج ہی نہیں، پھر اس پر آسمان یا زمین کیوں روئے۔"

### آیات ۳۰ تا ۳۳

#### بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ③٠	اور یقیناً ہم نے نجات دی بنی اسرائیل کو ذلت والے عذاب سے۔
مِنْ فِرْعَوْنَ	فرعون سے
إِنَّهُ كَانَ عَلِيًّا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ③١	بے شک وہ بڑا سرکش، حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔
وَلَقَدْ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ③٢	اور یقیناً ہم نے چن لیا تھا انہیں علم کی بنیاد پر تمام جہان والوں سے
وَأَتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ③٣	اور ہم نے دیں اُن کو نشانیاں وہ کہ جن میں تھی بڑی واضح آزمائش۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون جیسے ظالم کے ظلم و ستم سے معجزانہ طور پر بچالیا۔ اُس نے اُنہیں چن لیا، پھر اُنہیں وہ انعامات دیے جو تاریخ میں کسی قوم کو بھی عطا نہیں کیے گئے۔ ان انعامات میں من و سلویٰ کا نزول، ایک ہی پتھر سے پانی کے بارہ چشموں کا پھوٹنا اور بادلوں کا ہر وقت سایہ کیے رکھنا شامل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تورات جیسی ہدایت کی نعمت بھی اُن کے لیے نازل فرمائی۔ ان نعمتوں میں، انعامات کے علاوہ آزمائش بھی تھی۔ آزمائش یہ تھی کہ وہ نعمتیں استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔

### آیات ۳۲ تا ۳۷

کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہونا؟

اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَيَقُولُوْنَ ۝۳۳	بے شک یہ لوگ یقیناً کہتے ہیں۔
اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُولٰی	نہیں ہے یہ مگر بس ہماری پہلی موت
وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِّیْنَ ۝۳۴	اور ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔
فَاْتُوا بِآبَائِنَا	تو لے آؤ ہمارے باپ دادا کو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۳۵	اگر تم سچے ہو۔
اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ	کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم
وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے
اَھْلَكْنٰھُمْ	ہم نے ہلاک کیا انہیں
اِنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝۳۶	بے شک وہ مجرم تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مشرکین مکہ بڑے تکبر کے ساتھ دعویٰ کرتے تھے کہ ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے تو ہمارے مر جانے والے آباء و اجداد کو زندہ کر کے دکھائے۔ چونکہ اُن کا مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر اعتراض متکبرانہ تھا لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی اُسی اسلوب میں جواب دیا۔ ارشاد ہوا کہ یہ مکہ والے زیادہ طاقتور ہیں یا تبع کی قوم یا اُس سے بھی پہلے کی اقوام۔ وہ قومیں زیادہ قوت و اسباب والی تھیں۔ اُنہوں نے بھی موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تباہ و برباد کر دیا۔ گویا اگر مشرکین مکہ نے بھی اس جرم سے توبہ نہ کی تو اُن کا بھی برا انجام ہو گا۔

### آیات ۳۸ تا ۴۲

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا ضروری ہے

اور ہم نے پیدا نہیں کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعِبَادٍ ۖ ۳۸
ہم نے نہیں پیدا کیا ان دونوں کو مگر بامقصد	مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ
لیکن اُن کے اکثر نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۳۹
بے شک فیصلے کا دن اُن کا مقررہ وقت ہے سب ہی کے لیے۔	إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْعَلِينَ ۴۰
اُس روز کام نہ آئے گا کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی	يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا
اور نہ ہی اُن کی مدد کی جائے گی۔	وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۴۱
سوائے اُس کے جس پر رحم فرمایا اللہ نے	إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ

اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۳۲﴾

بے شک وہی زبردست، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جملہ مخلوقات بے مقصد پیدا نہیں کیں۔ اسی طرح اُس نے انسانوں کو بھی اپنی بندگی کے لیے بنایا ہے۔ دنیا کی زندگی میں امتحان ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے اور کون اُس کی نافرمانی کرتا ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا تا کہ ہر شخص کو اُس کے دنیا کی زندگی کے کردار کے حوالے سے بدلہ دیا جائے۔ اُس روز کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آ سکے گا اور نہ کہیں اور سے مدد حاصل کی جاسکے گی۔ کامیاب وہی ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے جو چاہے کرے اور ساتھ ہی رحم فرمانے والا بھی ہے کہ جسے چاہے بخش دے۔

آیات ۴۳ تا ۵۰

آخرت میں برائے انجام

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقْوَمِ ﴿۳۳﴾	بے شک زقوم کا درخت۔
طَعَامُ الْاِثْمِ	گناہ گار کا کھانا ہے
كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿۳۴﴾	پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کھولتا ہے پیٹوں میں۔
كَغَلِيِّ الْحَمِيمِ ﴿۳۵﴾	جیسے کھولنا ہے گرم پانی کا۔
خُذُوهُ	(حکم ہوگا) پکڑ لو اسے
فَاعْتَلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ ﴿۳۶﴾	پھر دھکیل کر لے جاؤ اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے درمیان میں۔
ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿۳۷﴾	پھر انڈیلو اس کے سر پر کچھ کھولتے ہوئے پانی کا عذاب۔
ذُقْ	(کہا جائے گا) چکھو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک تم بڑے زبردست، باعزت ہو۔	إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ④۹
بے شک یہ ہے وہ جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔	إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ⑤۰

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے روزِ قیامت جہنم میں داخل ہوں گے۔ ان مجرموں کو کھانے کے لیے زقوم کے درخت کا پھل دیا جائے گا جو پیٹ میں جا کر ابلتے ہوئے گرم پانی کی طرح جوش مارے گا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ ان مجرموں کو اٹھا کر دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دو۔ پھر ان کے سروں پر کھولتے ہوئے پانی کی دھار ماری جائے گی۔ مجرموں کے سرکش سرداروں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دنیا میں بڑے زبردست اور معزز سردار بنے پھرتے تھے۔ میری نافرمانی میں سب سے آگے آگے تھے۔ اب چکھو ان عذابوں کا مزہ، جن کے بارے میں تم شکوک و شبہات میں تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مجرمانہ روش اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۱ تا ۵۹

#### فرمانبرداروں کا حسین انجام

بے شک پرہیزگار امن والی جگہ میں ہوں گے۔	إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ⑤۱
باغات اور چشموں میں۔	فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ⑤۲
پہنیں گے لباس باریک اور دبیز ریشم کا	يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ ⑤۳
آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔	مُتَقَابِلِينَ ⑤۴
اسی طرح سے ہوگا	كَذَلِكَ ⑤۵
اور ہم نکاح کر دیں گے ان کا بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔	وَزَوْجُهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ⑤۶

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



طلب کریں گے وہاں ہر طرح کے میوے اطمینان سے۔	يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾
نہیں چکھیں گے وہاں موت	لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ
سوائے پہلی موت کے (جو آپجی)	إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ
اور اللہ بچالے گا انہیں جہنم کے عذاب سے۔	وَوَقَّعَهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾
فضل ہے اے نبی! آپ کے رب کی طرف سے	فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ
یہی ہے شاندار کامیابی۔	ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾
تو بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے اس قرآن کو آپ کی زبان میں	فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔	لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾
پس انتظار کیجئے	فَارْتَقِبْ
بے شک وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔	إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے روز قیامت حسین باغات اور ٹھنڈے پانی کے چشموں سے فیض یاب ہوں گے۔ اُن کا بالائی لباس باریک ریشم کا اور زیریں لباس دبیز ریشم کا ہوگا۔ جنت کی حوروں سے اُن کا نکاح کر دیا جائے گا۔ وہ مرغوب میوؤں سے لطف اندوز ہوں گے جن کی فراہمی میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ وہاں اُن کی زندگی ہمیشہ ہمیش کے لیے ہوگی اور اب کسی موت کا امکان نہ ہوگا۔ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے جو انہیں عطا ہوگا۔ آخر میں نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ کی مبارک زبان سے اس قرآن عربی کی تعلیمات کا سمجھنا لوگوں کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی بد نصیب آپ ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا رہا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہے تو وہ کس بات کا منتظر ہے؟ کیا آخرت کا کہ جس روز فیصلہ سنا دیا جائے گا؟ اے نبی ﷺ! انتظار فرمائیے اُس وقت کا جب کہ حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ الجاثیۃ

## کافروں پر اتمامِ حجت

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کی دعوت، بنی اسرائیل کی روش کے بیان، مختلف اعتراضات کے جوابات اور آخرت کے احوال کا نقشہ کھینچ کر کافروں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا گیا ہے اور ان پر حجت تمام کر دی گئی ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۵ آیاتِ الہی سے اعراض کا انجام
- آیات ۱۶ تا ۲۲ شریعت کی پیروی کا حکم
- آیات ۲۳ تا ۲۶ خواہشات پرستوں کی مذمت
- آیات ۲۷ تا ۳۷ احوالِ آخرت
- آیات ۱ تا ۶
- آیاتِ الہی کا بیان

حَمِّ ①	حَا - مِیم -
تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ①	نازل کیا جانا ہے اس کتاب کا اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔
إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ②	بے شک آسمانوں اور زمین میں یقیناً نشانیاں ہیں مومنوں کے لیے۔
فَنَادَوْا وَفِي خَلْقِكُمْ	اور تمہارے پیدا کرنے میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور اُن میں جو اللہ نے پھیلا دیئے ہیں جانداروں میں سے	وَمَا يَبُتُّ مِنْ ذَاتَةٍ
نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔	أَيُّ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٣٩﴾
اور رات اور دن کے بدلنے میں	وَاجْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اور جو نازل فرمایا ہے اللہ نے آسمان سے رزق میں سے	وَمَا أُنْزِلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ
پھر زندہ کیا اُس کے ذریعہ زمین کو اُس کی موت کے بعد	فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
اور ہوائوں کے بدلنے میں	وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ
نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں	أَيُّ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤٠﴾
یہ اللہ کی آیات ہیں	تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ
ہم تلاوت کرتے ہیں انہیں اے نبی! آپ پر حق کے ساتھ	تَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ
تو کس بات پر اللہ اور اُس کی آیات کے بعد وہ ایمان لائیں گے؟	فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی تین قسم کی آیات (نشانوں) کا ذکر ہے:

i - آیاتِ آفاقی میں سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق، زمین پر بسنے والے مختلف جاندار، رات اور دن کا نظام، آسمان سے برسنے والی بارش، بارش سے زمین کا زندہ ہونا اور بدلنے والی ہوائوں کا تذکرہ ہے۔ بلاشبہ ان آیات پر غور و فکر سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

حق مری دسترس سے باہر ہے

حق کے آثار دیکھتا ہوں میں

ii- آیاتِ انفسی، یعنی انسان اگر اپنی ذات پر غور و فکر کرے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

ستم است گر ہوسست کشد کہ بہ سیر سرو سمن در ا

تو ز غنچہ کم نہ دمیدہ ای در دل کشاہ چمن در ا

"بڑے ستم کی بات ہے کہ تمہیں باہر جا کر باغات اور پھولوں کی سیر کی خواہش ہے۔ تم بذات خود ایک غنچہ سے کم نہیں ہو، ذرا دل کا دروازہ کھولو اور اندر کے چمن کی سیر کرو۔"

iii- آیاتِ قرآنیہ جو مکمل حق ہیں اور انسان کے دل سے زنگ اور پردے ہٹا کر اُسے معرفتِ ربانی سے بھر دیتی ہیں۔ پھر قرآن حکیم ہی وہ آخری چیز ہے جس کے ذریعہ سے کوئی شخص ایمان اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نعمت پاسکتا ہے۔

آیت ۶ میں پوچھا گیا کہ یہ سب تو اللہ اکیلے ہی کی نشانیاں ہیں، اب اگر تم ان پر ایمان نہیں لاتے تو ان کے علاوہ کسی دوسری ہستی کی بھی کچھ نشانیاں ہیں جو ان سے بڑھ کر ہوں اور تم اللہ کو چھوڑ کر اُس کی نشانیوں اور اُس کے کلام پر ایمان لانا چاہتے ہو؟

آیات ۷ تا ۱۱

آیاتِ الہی سے اعراض کی سزا

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ⑤	تباہی ہے ہر انتہائی جھوٹے گناہ گار کے لیے۔
يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُثْلَىٰ عَلَيْهِ	وہ سنتا ہے اللہ کی آیات جو تلاوت کی جاتی ہیں اُس پر
ثُمَّ يُصْرُّ مُسْتَكْبِرًا كَانُ لَمْ يَسْمَعْهَا	پھر وہ اڑا رہتا ہے تکبر کرتے ہوئے گویا اُس نے سنا ہی نہیں ان آیات کو

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ⑧	سوائے نبی! بشارت دیجئے اُسے دردناک عذاب کی۔
وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا	اور جب وہ جان لیتا ہے ہماری آیات میں سے کچھ
اتَّخَذَهَا هُزُوًا	بناتا ہے اُس کا مذاق
أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ⑨	یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔
مِنْ وَّرَائِهِمْ جَهَنَّمُ	اُن کے آگے جہنم ہے
وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا	اور کام نہیں آئے گا اُن کے وہ جو انہوں نے کمایا کچھ بھی
وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ	اور نہ ہی وہ جو انہوں نے بنائے اللہ کے سوا حمایتی
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ⑩	اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔
هَذَا هُدًى	یہ ہدایت ہے
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ	وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں اپنے رب کی آیات کا
لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٍ ⑪	اُن کے لیے دردناک عذاب ہے سختی کا۔

ان آیات میں اُن بد نصیبوں کے لیے شدید وعید ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات سننے کے باوجود اپنے کفر پر اڑے رہتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو اُس کی آیات کو سمجھنے کے بعد اُن پر اعتراضات کرتے اور اُن کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے بہت بڑا، دردناک اور ذلت والا عذاب ہے۔ اُن کی کوئی نیکی بھی اُن کے کام نہ آئے گی اور نہ ہی کسی کی سفارش انہیں فائدہ پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی مجرمانہ روش اور ایسے برے انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۲ تا ۱۳

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## تسخیر کائنات کی بشارت

اللہ وہ ہے جس نے تابع کر دیا ہے تمہارے لیے سمندر کو	اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ
تاکہ چلیں کشتیاں اُس میں اللہ کے حکم سے	لِتَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ
اور تاکہ تم تلاش کرو اُس کے فضل میں سے	وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ
اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔	وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۷﴾
اور اُس نے تابع کر دیا تمہارے لیے اُس کو جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب کے سب کو اپنی طرف سے	وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کریں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۸﴾

ہم پر اُس اللہ سبحانہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے جس نے وسیع و عریض سمندر انسانوں کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ بڑی بڑی بحری کشتیاں اور جہاز ایجاد کر کے انسان سمندر کو کس قدر بڑے پیمانے پر اسباب کے نقل و حمل، تجارتی مقاصد اور صحت افزا گوشت کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اس کی گہرائیوں سے کیسے کیسے قیمتی موتی اور مونگے حاصل کرتا ہے۔ صرف سمندر ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی ہر شے انسانوں کے لیے مسخر کر دی ہے یعنی کائنات کی ہر شے کو انسان استعمال میں لا کر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ ان آیات میں بیان کیے گئے حقائق جدید سائنسی ترقی کی بنیاد بن گئے۔ مسلمانوں نے غور و فکر کر کے کئی مظاہر قدرت کو دریافت کیا، تسخیر کیا اور پھر ایجادات کے ذریعے اپنے مقاصد اور سہولیات کے لیے استعمال کیا۔ البتہ رفتہ رفتہ ہم نے تحقیق و جستجو کی یہ نعمت اہل مغرب کو منتقل کی اور خود غافل ہو گئے، بقول اقبال

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی

جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

نتیجہ یہ نکلا کہ ہم دین سے بھی دور ہوئے اور دنیا میں بھی پیچھے رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احساسِ زیاں عطا فرمائے اور اپنے جملہ معاملات کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۴ تا ۱۵

کافروں کے بارے میں جلدی نہ کرو

اے نبی! فرمائیے اُن سے جو ایمان لائے ہیں	قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا
کہ وہ درگزر کریں اُن لوگوں سے جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی	يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ
تاکہ اللہ بدلہ دے کسی قوم کو اُس کا جو وہ کیا کرتے تھے۔	لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾
جس نے عمل کیا اچھا تو وہ اُسی کے لیے ہے	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ
اور جس نے کی برائی سو وہ اُسی پر ہے	وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا
پھر اپنے رب کی طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔	ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾

کافروں کی ہٹ دھرمی اور ظلم و ستم کی وجہ سے بعض مسلمان خواہش رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جلد اُنہیں اُن کے جرائم کی سزا دے۔ ان آیات میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔ اُنہیں آگاہ کیا گیا کہ عنقریب روزِ جزا آنے والا ہے جس میں ہر انسان کو اُس کے کیے کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ جو اچھا عمل کرے گا وہ اپنی ہی عاقبت سنوارے گا اور جو برا عمل کرے گا وہ اپنی ہی بربادی کا سامان کرے گا۔ آخر کار سب لوگ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو کر اپنے اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۱ تا ۱۷ نبی اسرائیل کی بد نصیبی

اور یقیناً ہم نے دی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت	وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالتَّبَوَّةَ
اور رزق دیا انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے	وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
اور فضیلت دی انہیں تمام جہان والوں پر۔	وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾
اور ہم نے دیئے انہیں واضح احکامات دین کے معاملے میں	وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ
پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ آگیا اُن کے پاس صحیح علم	فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِمَّنْ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
سرکشی کرتے ہوئے آپس میں	بَغِيًّا بَيْنَهُمْ
بے شک تمہارا رب فیصلہ کرے گا اُن کے درمیان قیامت کے دن	إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
اُس کے بارے میں جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔	فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۷﴾

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو چن لیا تھا۔ اُن میں نبوت جاری کی، انہیں عادلانہ شریعت دی اور حکومت، بہترین مادی رزق اور نعمتوں سے نوازا۔ انہوں نے باہم ضد اور ایک دوسرے پر برتری کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے اختلاف کر کے تفرقہ پیدا کیا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور اپنی اپنی چوہدر راہٹ قائم کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت فیصلہ فرمادے گا کہ اُن میں سے کون حق پر تھا اور کون گمراہی پر۔

### آیات ۲۰ تا ۲۸ اب مسلمانوں کی آزمائش ہے

پھر اے نبی! ہم نے لگادیا آپ کو ایک واضح راستے پر (دین کے) معاملہ میں	ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ
پس آپ پیروی کیجئے اس راستے کی	فَاتَّبِعْهَا
اور پیروی نہ کیجئے اُن کی خواہشات کی جو جانتے نہیں ہیں۔	وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸﴾
بے شک وہ کام نہ آسکیں گے آپ کے اللہ کے سامنے کچھ بھی	إِنَّهُمْ لَنُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
اور بے شک ظالم کہ اُن میں سے کچھ ساتھی ہیں دوسروں کے	وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
اور اللہ ساتھی ہے پرہیزگاروں کا۔	وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۹﴾
یہ آنکھیں کھولنے والی دلیلیں ہیں لوگوں کے لیے	هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ
اور ہدایت اور رحمت ہیں اُن لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔	وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۲۰﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بنی اسرائیل تو اپنی ناشکری اور سرکشی کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔ اب ہم مسلمانوں کی آزمائش کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتاب اور عادلانہ شریعت دی ہے۔ اب ہماری خیرِ اسی میں ہے کہ شریعت پر عمل کریں، اسے نافذ کریں اور خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی راہ پر نہ چلیں۔ خواہشات کی پیروی کرنے والے گمراہ لوگ باہم متحد ہیں۔ ہمیں بھی شریعت پر عمل اور اس کے نفاذ کے مقصد کے لیے متحد ہونا چاہیے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہوگی اور ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے تو بصیرت افروز ہدایات ہمیں عطا فرمادی ہیں اب ہمیں چاہیے کہ انفرادی و اجتماعی سطح پر ان پر عمل کر کے سعادت کا راستہ اختیار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

## آیات ۲۱ تا ۲۲

کیا شریعت پر عمل کرنا اور نہ کرنا برابر ہے؟

<p>کيا سمجھا ہے اُن لوگوں نے جو ارتکاب کر رہے ہیں برائیوں کا</p>	<p>أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا</p>
<p>کيا ہم کر دیں گے انہیں اُن لوگوں کی طرح جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل کیے اچھے</p>	<p>وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ</p>
<p>برابر ہو گا اُن کا جینا اور مرنا؟</p>	<p>سَوَاءٌ مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ</p>
<p>برابر ہے جو وہ فیصلہ کر رہے ہیں۔</p>	<p>سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾</p>
<p>اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بامقصد</p>	<p>وَخَاقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ</p>
<p>اور تاکہ بدلہ دیا جائے ہر جان کو اُس کا جو اُس نے کمایا</p>	<p>وَلِيُنْجِزِيَ كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ</p>
<p>اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔</p>	<p>وَهُمْ لَا يَظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾</p>

شیطان دھوکہ دیتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ بڑی وسیع رحمت والا ہے لہذا وہ تو معاف کر ہی دے گا۔ گویا شریعت پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے برابر ہے، اللہ تعالیٰ سب ہی کو معاف فرمادے گا۔ ان آیات میں اس تصور کی زور دار نفی کی گئی۔ ایسے تصورات کو انتہائی گمراہ کن قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے با مقصد بنائی ہے۔ انسانوں کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی اُس کی عطا کردہ شریعت پر عمل کرنا۔ جو اپنا یہ مقصد تخلیق پورا کرے گا سرخرو ہوگا۔ جو یہ مقصد پورا نہیں کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوڑا کرکٹ ہے اور اسی لائق ہے کہ اُسے جہنم کی آگ میں جلنے کے لیے ڈال دیا جائے۔ مرتے دم تک جن کا جینا یکساں نہ رہا، موت کے بعد اُن کا انجام کیسے یکساں ہو سکتا ہے؟ اگر نیک انسان کو اُس کی نیکی کا اجر نہ ملے، اور ظالم کو اُس کے ظلم کی سزا نہ دی جائے، اور مظلوموں کی کبھی دادرسی نہ ہو تو یہ ظلم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ظلم ہر گز نہیں کرے گا۔

### آیت ۲۳

نفس کی غلامی بھی شرک ہے

پھر کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے بنالیا ہے اپنا معبود اپنی خواہشاتِ نفس کو	أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ
اور گمراہ کر دیا اُسے اللہ نے باوجود علم کے	وَ أَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ
اور مہر کر دی اُس کے کان اور دل پر	وَ خَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَ قَلْبِهِ
اور ڈال دیا ہے اُس کی آنکھ پر پردہ	وَ جَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً
پس کون ہدایت دے گا اُسے اللہ کے بعد	فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۳﴾

اس آیت میں اُن لوگوں کی مذمت ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ واضح کیا گیا کہ یہ لوگ بھی شرک کا ارتکاب کرتے ہیں کیونکہ اُن کا معبود اللہ تعالیٰ نہیں نفس ہے۔ جو اُن کے جی میں آتا ہے وہی عمل کرتے ہیں خواہ وہ عمل حلال ہو یا حرام۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کے بجائے نفس کی اطاعت کرتے ہیں، بقول مولانا روم

نفس ماہم کم تراز فرعون نیست  
لیک اور اعون ایں راعون نیست

"ہمارا نفس کسی طرح بھی فرعون سے کم نہیں لیکن اُس کے پاس لشکر تھا (لہذا اُس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا) ہمارے نفس کے پاس لشکر نہیں (اس لیے یہ بظاہر خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا)"۔ بعض بدنصیب علم رکھنے کے باوجود نفس پرستی کرتے ہیں۔ اس سے مراد علماء سو بھی ہیں جو اپنی خواہشات کی تائید کے لیے شریعت سے خود ساختہ تاویلیں، جواز یا حیلے تراشتے ہیں۔ ان کے بارے میں اقبال نے کہا

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

اور اہل علم سے مراد وہ سائنس دان بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے بڑے بڑے مظاہر قدرت کی تاثیر دیکھی لیکن بدنصیب خالق کی معرفت سے محروم رہے، بقول اقبال

ڈھونڈھنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا

اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے کا

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا

زندگی کی شب تاریک، سحر کرنے کا

اپنے افکار کے خم و پیچ میں الجھا لیا

آج تک فیصلہ نفع و ضرر کرنے کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۴ تا ۲۶

دہریت کی گمراہی... اللہ اور آخرت، دونوں کا انکار

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا	اور اُنہوں نے کہا نہیں ہے وہ مگر صرف ہماری دنیا کی زندگی
نَمُوتُ وَنَحْيَا	ہم یہاں مرتے ہیں اور جیتے ہیں
وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ	اور ہلاک نہیں کرتا ہمیں مگر زمانہ
وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ	نہیں ہے اُن کے پاس اس بارے میں کوئی علم
إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝۲۴	وہ نہیں ہیں مگر یہ کہ گمان کرتے ہیں۔
وَإِذَا تَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا	اور جب تلاوت کی جاتی ہیں اُن پر ہماری واضح آیات
مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ	نہیں ہوتی اُن کی دلیل
إِلَّا أَنْ قَالُوا اتُّوَابِ آبَائِنَا	مگر وہ کہتے ہیں لے آؤ ہمارے باپ دادا کو
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۲۵	اگر تم سچے ہو۔
قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ	اے نبی! فرمائیے اللہ ہی زندگی دیتا ہے تمہیں
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ	پھر وہ موت دے گا تمہیں
ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	پھر وہ جمع کرے گا تمہیں قیامت کے دن
لَا رَيْبَ فِيهِ	نہیں ہے کوئی شک جس میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۱﴾	اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔
--	-------------------------------

ہر دور میں قلیل تعداد میں ایسے گمراہ لوگ رہے ہیں جو سرے سے اللہ تعالیٰ کے وجود ہی کے قائل نہیں ہوتے اور لہذا آخرت کو بھی نہیں مانتے۔ یہ گمراہ لوگ دہریے کہلاتے ہیں۔ اُن کا تصور یہ ہے کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم مادی اسباب سے پیدا ہوئے اور اب اسباب ہی سے مر جائیں گے۔ وہ اپنے تصورات محض گمان کی بنیاد پر پیش کرتے ہیں اور اُن کے پاس ثبوت کے طور پر کوئی دلیل نہیں۔ ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات، جو فطرتِ انسانی کی ترجمان ہیں، پر ایمان بالغیب لانے کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اچھا ہمارے مردہ آباء و اجداد کو زندہ کر کے دکھاؤ۔ جواب دیا گیا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا ہے اور زندہ رکھا ہوا ہے۔ وہ تمہیں موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کر کے ایک ایک عمل کا حساب لے گا۔ تم مانو یا نہ مانو، حقیقت یہی ہے۔

### آیات ۲۷ تا ۲۹

#### گمراہ کن تصورات دینے والے برباد ہوں گے

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی
وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ	اور جس روز قائم ہوگی قیامت
يَوْمَئِذٍ يَخْسِرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾	اُس روز خسارے میں جائیں گے اہل باطل۔
وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَائِيَةٍ	اور تم دیکھو گے ہر امت کو کھٹنوں کے بل گری ہوئی
كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا	ہر امت کو بلایا جائے گا اُس کے نامہ اعمال کی طرف
الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾	آج تم بدلے میں دیے جاؤ گے وہی جو تم کیا کرتے تھے۔
هَذَا كِتَابُنَا يُنْطَقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ	یہ ہماری کتاب ہے جو بولتی ہے تم پر حق کے ساتھ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک ہم لکھواتے جاتے تھے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔	إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۹﴾
---	--

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ کائنات کا بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ لوگوں سے اعمال کا حساب لینے کے لیے قیامت قائم فرمائے گا۔ جھوٹے تصورات دینے والے اُس روز خسارے میں ہوں گے۔ ہر امت عاجزی کے ساتھ گھٹنوں کے بل اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہوگی۔ ہر انسان کا حساب اُس کے نامہ اعمال کے مطابق ہوگا اور اُسی کے مطابق اُسے بدلہ ملے گا۔ نامہ اعمال میں درج ہر بات درست ہوگی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کامل کی بنیاد پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُس روز کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۰ تا ۳۳

#### روزِ قیامت اچھا اور برا انجام

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	پھر وہ لوگ جو ایمان لائے
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ	اور انہوں نے عمل کیے اچھے
ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۳۰﴾	تو داخل فرمائے گا انہیں اُن کا رب اپنی رحمت میں
وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا	اور یہی ہے واضح کامیابی۔
أَفَلَمْ تَكُنْ آيَتِي عَلَيْكُمْ	اور جن لوگوں نے کفر کیا
فَأَسْتَكْبَرْتُمْ	(اُن سے پوچھا جائے گا) تو کیا میری آیات تلاوت نہیں کی جاتی تھیں تمہارے سامنے؟
وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۳۱﴾	پھر تم نے تکبر کیا
	اور تم مجرم لوگ تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اور جب کہا جاتا تھا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے	وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
اور جو قیامت ہے، نہیں کوئی شک اُس میں	وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا
تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کیا ہے قیامت	قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ
ہم نہیں کرتے اُس کا مگر بہت تھوڑا سا گمان	إِنْ نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا
اور ہم نہیں ہیں اُس کا پورا یقین کرنے والے۔	وَمَا نَحْنُ بِمُستَيْقِنِينَ ﴿۳۲﴾
اور ظاہر ہو جائیں گی اُن کے لیے برائیاں اُس کی جو اُنہوں نے عمل کیا	وَبَدَأَ لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا
اور کھیر لے گی اُنہیں وہ چیز جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔	وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۳﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تعلیمات پر ایمان لائے اور اُن کے مطابق عمل کیا، اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی ہے بالکل واضح کامیابی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے، آمین۔ اس کے برعکس جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا وہ سخت گرفت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر فرد جرم عائد کرتے ہوئے فرمائے گا کہ تم نے میری آیات کو بڑے تکبر سے جھٹلایا اور میری نافرمانی کرتے ہوئے بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کیا۔ آخرت کا انکار کیا اور صاف کہا کہ ہمیں اُس کے واقع ہونے کا یقین ہی نہیں۔ اب آخرت واقع ہو چکی ہے اور تمہارے جرائم بھی تمہارے سامنے آچکے ہیں۔ اب وہ عذاب تمہیں گھیر لے گا جسے تم نے مذاق سمجھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس انجام بد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۲ تا ۳۷

مجرمین کے لیے حسرت ناک بیان

اور کہا جائے گا کہ آج کے دن ہم نے تمہیں نظر انداز	وَقِيلَ الْيَوْمَ نُنَسِّكُمْ
---	-------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کر دیا ہے	
جیسے تم نے بھلا دیا تھا اس دن کے ملنے کو	كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا
اور تمہارا اٹھکانہ آگ ہے	وَمَا لَكُمْ النَّارُ
اور نہیں ہے تمہارا کوئی مددگار۔	وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّصِيرِينَ ۝۳۳
یہ اس لیے کہ تم نے بنالیا تھا اللہ کی آیات کو مذاق	ذَلِكُمْ بِأَنكُمْ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا
اور دھوکہ دیا تمہیں دنیا کی زندگی نے	وَعَزَّيْتُمْ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
سو آج وہ نہیں نکالے جائیں گے آگ سے	فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا
اور نہ ہی انہیں توبہ کا موقع دیا جائے گا۔	وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝۳۵
پس اللہ ہی کے لیے ہے کل شکر	فَلِلَّهِ الْحَمْدُ
جو آسمانوں کا رب ہے	رَبِّ السَّمَوَاتِ
اور زمین کا رب ہے	وَرَبِّ الْأَرْضِ
تمام جہانوں کا رب ہے۔	رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۳۶
اور اُسی کے لیے ہے بڑائی آسمانوں اور زمین میں	وَلَهُ الْكِبَرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور وہی زبردست، کمالِ حکمت والا ہے۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۳۷

مجرمین جب جہنم کی آگ میں جل رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے تمہیں اسی طرح سے نظر انداز کر دیا جیسے تم نے روزِ قیامت کے حساب کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ تمہارا اٹھکانہ آگ ہے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ ملے گی۔ تم میری آیات کا مذاق

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اڑاتے رہے اور دنیا کی زندگی کے دھوکہ میں آ گئے۔ اب نہ تمہیں کوئی رحم کی اپیل کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی تمہارا اس عذاب سے نکلنے کا کوئی امکان ہے۔ ظالموں کا یہ انجام مظلوموں کے لیے باعث تسکین ہوگا۔ اسی لیے آخری آیات میں اللہ تعالیٰ کے لیے شکر اور بڑائی کا مضمون وارد ہوا ہے۔ یعنی اُس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو بلاشبہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اُس کی بڑائی جاری و ساری ہے اور وہ مظلوموں کی خوب دادرسی کرنے والا ہے۔ ظالموں کو اُن کے ظلم کی قرار واقعی سزا دے کر اُس نے مظلوموں کے سینے کو کیا خوب ٹھنڈک اور فرحت بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت دے اور نیکی کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---